Regd No. E. P 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۶	یکم وفا ۱۳۳۶ھش	۴ محرم ۱۳۷۷ھ	یکم اگست ۱۹۵۷ء	نمبر ۳۱

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ - ۲۹ جولائی - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق محترم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ

حضور انور بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں - الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں -

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۶ جولائی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو سانس کی تکلیف چل رہی ہے - سیدہ ام مظفر صاحبہ کی طبیعت بدستور ناساز ہے - احباب ہر دو ممدوحین کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں -

(۲) حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے - الحمد للہ

قادیان - ۲۷ جولائی - مکرم شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ قانونگو والد محترم جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان میں دو سال مقیم رہنے کے بعد ویزا میں مزید توسیع نہ ہو سکنے کے باعث آج ۱۲ بجے کی گاڑی واپس پاکستان تشریف لے گئے - آپ عرصہ سے بعارضہ فالج فرش میں اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو چکے ہیں - آپ کی خواہش *

اسلام دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا حکم دیتا ہے

از رشحاتِ قلم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر میں آیۂ کریمہ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا :-

دنیا میں بہت لوگ ایسے ہیں جن کی اطاعت الٰہی محض لوگوں کے ڈر سے ہوتی ہے وہ احکام الٰہی پر اس لئے عمل نہیں کرتے کہ خدا یوں فرماتا ہے - بلکہ اسلئے ان پر عمل کرتے ہیں - کہ ان کی قوم یا رسم و رواج اس کا مطالبہ کرتا ہے - مثلاً عیسائی گرجے جاتا ہے - اس لئے نہیں کہ خدا نے حکم دیا ہے بلکہ اس لئے کہ اگر وہ گرجے میں نہ جائے تو اس کی قوم بُرا مناتی ہے - یا اگر یہودی اپنی عبادتگاہ میں جاتا ہے یا ہندو مندر میں جاتا ہے یا مسلمان مسجد میں جاتا ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس کا عبادتگاہ میں جانا یا مندر میں جانا یا مسجد میں جانا اس لئے نہیں ہوتا کہ خدا کا حکم ہے عبادت کرو - بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی قوم اس سے یہ امید رکھتی ہے - اسی طرح بہت سے احکام پر انسان رواجاً عمل کرتا ہے - یا اپنی نفسانی خواہش کے مطابق عمل کرتا ہے - مثلاً خدا نے کہا ہے کمزور پر رحم کرو اور اپنے ساتھ تعاون کرنے والے کو نیک بدلہ دو - یہ دونو حکم ہر مذہب میں پائے جاتے ہیں - اور ان دونو حکموں کے ماتحت بچوں سے نیک سلوک اور بیویوں سے حسن معاملت یا دوستوں کے ساتھ نیک معاملہ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے مگر کتنے لوگ ہیں جو اس لئے اپنے دوست کے ساتھ نیک معاملہ کرتے ہیں یا بچوں کی تربیت کرتے ہیں یا عورتوں سے حسن معاملہ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے - اکثر لوگ تو طبعی جذبات کے ماتحت ایسا کرتے ہیں یا دوسرے لوگوں کی نیک رائے حاصل کرنے کیلئے ایسا کرتے ہیں - اسی طرح غریبوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے - یا یتیموں اور بیواؤں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا گیا ہے - یہ ہر مذہب میں ہے - مگر کتنے عیسائی یا یہودی یا ہندو یا آجکل کے مسلمان ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ایسا کرتے ہیں - اکثر ایسے ہی ہیں جو لوگوں میں نیکنامی حاصل کرنے کیلئے ایسا کرتے ہیں - جبتک انسان اس مرض میں مبتلا ہوتا اور جتنا جتنا حصہ اس مرض میں مبتلا رہتا ہے - اسی وقت تک اور اسی حد تک اس کا دین ناقص ہوتا ہے - کیونکہ اس کا دل روزمرہ کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں بلکہ دوسرے لوگوں کی طرف جھکا رہتا ہے - اور وہ حقیقی محبت جو انابت الی اللہ سے پیدا ہوتی ہے اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتی - اور پھر وہ سمجھے نہ سمجھے، مانے نہ مانے مشرک بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کا حصہ لوگوں کو دیتا ہے - اسی نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے منہ میں بھی ایک لقمہ ایماناً و احتساباً ڈالتا ہے تو وہ لقمہ ڈالنا خدا تعالیٰ کی کتاب میں صدقہ کے طور پر لکھا جاتا ہے - بیوی الگ خوش ہو گئی - اس کی محبت کا جذبہ الگ پورا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے رجسٹر میں اس کا نام نیک اعمال بجا لانے والوں میں الگ لکھا گیا - یہی اصل تمام دوسرے کاموں پر بھی چسپاں ہوتا ہے - اسلام دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا حکم دیتا ہے - خدا ہی کا ہو جانے کی تعلیم دیتا ہے لیکن اکثر لوگ دنیوی کام کرنے پر بھی مجبور ہوتے ہیں پھر یہ حکم کس طرح پورا ہو سکتا تھا؟ اسی طریق سے جس کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر کے حکم میں اشارہ فرمایا ہے یعنی اپنے دنیوی کاموں کو بھی خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور اس کی خوشنودی کیلئے کرے - اس طرح اس کا ہر کام عبادت بن جائیگا - اور

جب کہ وہ ظاہر میں دنیا کا کام کرتا ہوا نظر آئے گا - اس کا ہر کام عبادت ہو جائے گا - یہی نکتہ تصوف کی جان ہے - اور تصوف کی بنیاد کلی طور پر اسی نکتہ پر کھڑی ہے - اس پر عمل کر کے انسان روحانیت کی اعلیٰ منازل کو آسانی سے طے کر سکتا ہے - اور لحظہ بہ لحظہ خدا تعالیٰ کے قرب میں ترقی کر سکتا ہے *

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرضی تصویر کی اشاعت

مینیجر مدینہ فوٹو پبلشرز کمپنی کی مذموم حرکت

از جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان

نہایت افسوس سے یہ لکھا جاتا ہے کہ ہمارے پاس دفتر مدینہ فوٹو پبلشرز کمپنی حیدرآباد دکن کی طرف سے ایک شائع شدہ فوٹو موصول ہوا ہے جس کے ساتھ کمپنی مذکور کے مینیجر کی ایک مطبوعہ چٹھی بھی ہے - جس میں یہ فوٹو ارسال کرتے ہوئے اس کو مقدس و متبرک تحفہ قرار دیا ہے - اور اس کے صلہ میں نذرانہ طلب کیا ہے -

یہ فرضی فوٹو سیدنا و مولٰنا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کا ہے جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نمایاں کر کے دکھایا گیا ہے - اور اس کے اوپر خم غدیر والے حضورؐ کے خطبہ کے یہ الفاظ درج کئے گئے ہیں کہ

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ

نہ معلوم یہ پبلشرز کمپنی مسلمان ہے یا غیر مسلم - لیکن اس قسم کا فرضی فوٹو آنحضرت صلعم کا شائع کرنا اور پھر اس کیلئے نذرانہ طلب کرنا بہت معیوب، قابل اعتراض اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگانے کا باعث ہے - اور ہم اس کی اشاعت پر سخت نفرت اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں -

آجکل جبکہ اہل اسلام کے مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے یورپین لوگ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرضی فوٹو کی اشاعت سے بچتے ہیں - ہندوستان میں اس فوٹو کی اشاعت بہت ہی قابلِ اعتراض ہے -

چونکہ ہمارے پاس اس سے زیادہ تفصیلات اس کمپنی کے متعلق نہیں - لہٰذا سر دست اسی قدر نوٹ شائع کیا جاتا ہے -

* ہے کہ زندگی کے آخری ایام قادیان کی مقدس بستی میں اپنے بیٹے کے پاس گذاریں - احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے - اور ان کے لئے قادیان میں آ کر رہنے کے سامان پیدا فرما دے - آمین -

قادیان - ۲۸ جولائی - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں - الحمد للہ

ملک صلاح الدین ایم اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا -

ہفت روزہ بدر قادیان
یکم اگست ۱۹۵۶ء

پنجاب میں اُردو

لوک سبھا میں نیوز پیپر رجسٹرار کی جو رپورٹ پیش ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں اخبارات کی کل تعداد ۶۵۷۰ ہے۔ جس میں روزنامے، ہفتہ وار، اور ماہنامے بھی شامل ہیں۔ اور اشاعت کے اعتبار سے کل اخبارات ۴۹ لاکھ کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ اور زبان کے اعتبار سے ان کا تناسب اس طرح ہے کہ ہندی اخبارات ۱۹ فیصدی، انگریزی ۱۷ فیصدی، بنگالی دس فیصدی، اور اردو دس فیصدی۔ گویا ہندی اخبارات کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ لیکن یہ تناسب ہندوستان کی تمام ریاستوں کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے ہے۔ اور اگر انفرادی طور پر بعض ریاستوں میں شائع ہونے والے اخبارات کا جائزہ لیا جائے۔ تو بعض ریاستوں میں ہندی اخبارات کی حالت بہت سقیم اور اردو اخبارات کی حالت بہت صحت مند نظر آتی ہے۔ چنانچہ آندھرا پردیش (سابق ریاست حیدرآباد) پنجاب، دہلی، مدراس، اور میسور میں اردو اخبارات کی تعداد زیادہ ہے۔

پنجاب کی نسبت اخبار "الجمعیۃ" دہلی میں اخبارات کے جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق زبان کے اعتبار سے تفصیل اس طرح ہے کہ

> "انگریزی کے دو، ہندی کے دو، پنجابی کے ۱۳، اور اردو کے ۱۶ روزنامے نکلتے ہیں۔ اگر روزانہ، ہفتہ وار اور ماہانہ اخبارات کو ملا کر دیکھا جائے۔ تو اس مقابلہ میں بھی اردو اخبارات کا نمبر بڑھا ہوا نکلے گا۔ اس طرح انگریزی اخبارات کی کل تعداد ۴۷، ہندی کے اخبارات کی ۴۳، پنجابی اخبارات کی ۹۳، اور اردو اخبارات کی تعداد ۱۳۳ ہوتی ہے"

گویا پنجاب میں اردو اخبارات کی تعداد ہر اعتبار سے بڑھی ہوئی ہے۔ اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ ہفت روزہ "بدر" کے علاوہ پنجاب سے شائع ہونے والے تمام اردو اخبارات ہندوؤں اور سکھوں کی ملکیت ہیں۔ اور انہی کی ادارت میں شائع ہوتے ہیں۔

اخبارات کی اس تفصیل پر نظر کرتے ہوئے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ پنجاب میں عوام کو اردو ہی سے زیادہ دلچسپی ہے۔ اور باوجود ہندی اور پنجابی کا بڑا چرچا ہونے کے اس ریاست میں اخباری دنیا اس بات پر مجبور ہے کہ عوام تک اپنے خیالات کو پہنچانے کیلئے اُردو کو استعمال کرے۔

اس لحاظ سے تو انجمن ترقی اردو کی شاخ پنجاب کا وہ مطالبہ بڑا اور معقول معلوم ہوتا ہے جو گذشتہ دنوں ایک قرارداد کی صورت میں ریاستی حکومت سے کیا گیا اور اخبار "الجمعیۃ" ۲۶ جولائی ۵۶ میں بایں الفاظ شائع ہوا:۔

> "قرارداد میں کہا گیا ہے کہ دسیوں برس سے اردو پنجاب کی تسلیم شدہ زبان رہی ہے۔ اردو نہ صرف وہ مقبول زبان ہے کہ جس کو خاص طور پر ریاست کے عوام بولتے رہے ہیں بلکہ وہ بڑی اکثریت کے سرکاری کام کاج اور ذاتی خط و کتابت میں استعمال کا ذریعہ رہی ہے۔ یہاں تک کہ ہندی اور پنجابی کا پروپیگنڈہ کرنے والے بھی اپنے خیالات کا اظہار اردو میں کرتے ہیں۔ وہ زندگی کے جملہ پہلوؤں اور راہوں میں عام طور پر اردو استعمال کرتے ہیں"

غیر ملکی مشنری ہندوستان میں

ہند پارلیمنٹ کے اجلاس کے وقت ضمنی سوالات کے جواب میں یا وزراء کے بیانات سے بہت دلچسپ اور مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اور بسا اوقات بظاہر ایک خبر معمولی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن غور و فکر کرنے والے کے لئے یہی خبر خاص اہمیت رکھتی ہے۔ چنانچہ انہی اہم انکشافات میں ہمارے نزدیک لوک سبھا میں وزیر داخلہ کے بیان کا وہ حصہ ہے جس میں آپ نے بتایا کہ

> "یکم جنوری ۱۹۵۶ء کو بھارت میں ۲۸ ہزار سات سو چھیالیس غیر ملکی باشندے تجارت، تعلیم اور مشنری سرگرمیوں کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ اس امر کی اطلاع وزارتِ داخلہ کے وزیر شری بی این داتار نے لوک سبھا میں ایک بیان میں دی۔ انہوں نے بتایا کہ ان باشندوں میں سے ۲۲ ہزار ۸ تاجر۔ ۱۶۶۳ طلباء اور چار ہزار آٹھ سو ترانوے مشنری تھے"

کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ غیر ملکی مشنری کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں؟ آخر یہ ہندو سکھ یا مسلمان تو ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ اوّل الذکر ہر دو اقوام کیلئے تو ہندوستان اپنا ملک ہے۔ اور وہ مشنری تو پھر بھی غیر ملکی باشندے۔ پھر مسلم ممالک کے مسلمانوں میں ایسی دینی بیداری اور تبلیغی فرض کی ادائیگی کے لئے فرصت کہاں کہ وہ ہندوستان میں ایسے مشنری بھیجیں—!

یہ مشنری تو زیادہ تر مسیحی ہی ہو سکتے ہیں۔ جن کی مدد کیلئے بڑی بڑی حکومتیں اور مذہبی جماعتیں کروڑوں روپے سالانہ خرچ کرتی ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں ان کے نوجوان مذہبی خدمت کیلئے میدان میں آتے ہیں۔ اور اس طرح ان کا مشنری پروگرام ساری دنیا میں جاری ہے۔ اور انہی میں سے ہمارا ملک بھی ہے۔ اگر انہی قریباً ۴۹ سو غیر ملکی مشنریوں پر اوسط خرچ کا اندازہ پانچ سو روپیہ ماہوار فی کس بھی لگایا جائے تو یہ قریباً تین کروڑ روپیہ سالانہ رقم بن جاتی ہے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مسیحی قوم اپنے مذہب کی اشاعت و تبلیغ پر کس قدر خرچ کر رہی ہے۔ اور اس کے مقابل پر اسلام کے علمبردار اپنے دین کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں وہ صفر سے زیادہ نہیں۔ یہ اعداد و شمار اہلِ اسلام کے لئے ایک تازیانہ ہے—!

ایک طرف یہ غیر ملکی مسیحی مشنری ہیں جو ہزاروں میل کا سفر کر کے یہاں پہنچے۔ دوسری طرف مسلمانوں کی بے حسی کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ حالانکہ انجیل میں جو حکم مسیحیوں کو ملا۔ وہ یہ تھا کہ:—

> "ان بارہ کو یسوع نے بھیجا۔ اور انہیں حکم دے کے کہا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا۔ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا" (متی $\frac{۱۰}{۵،۶}$)

اور حضرت مسیح نے ایک غیر اسرائیلی عورت کی درخواست پر کہا:—

> "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" متی $\frac{۱۵}{۲۴}$

اسلام نے برعکس اشاعت و تبلیغ کیلئے امتِ مسلمہ کو واضح حکم دیا گیا کہ

> وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران ع ۱۱) کہ تم میں سے ایک خاص جماعت مبلغین مبشرین کی ہونی چاہیئے جو خصوصیت سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام سرانجام دیتی رہے

اور اسی کے ساتھ ہی نبی پیشوا نے ابتداء ہی میں اعلان کیا کہ

> قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (اعراف ع ۲۰) کہ اے تمام لوگو میں تم سب کی طرف رسول بن کر آیا ہوں۔

⁂

اب غور کیجئے ہندوستان کی مسلم جماعتوں میں سے کتنے مبلغین و مبشرین اسلام کا امن و سلامتی والا پیغام لیکر بیرونی ممالک میں کام کر رہے ہیں—!!

مانا کہ سیکولر سٹیٹ ہونے کے باعث ہندوستان غیر ملکی مشنریوں کو مذہبی تبلیغ کی اجازت دیتا ہے لیکن کیا آپ بھی ہندوستانی ہونے کے لحاظ سے اس کا حق ادا کرتے ہیں؟ یا غیر ممالک میں اپنا یہ حق حاصل کر کے اس فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہونے کی کوشش کر رہے ہیں—؟

آج روئے زمین پر اگر کوئی مسلم جماعت اس فریضہ کو ادا کر رہی ہے تو وہ جماعتِ احمدیہ ہی ہے۔ اور عجیب بات ہے کہ اسی پر تمام مسلم فرقوں کی طرف سے کفر کے فتوے صادر کئے جاتے ہیں اور باوجود اس واضح اسلامی خدمت کے اسے دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔ !! اور فتوے صادر کرنے والے پکے مومن ہوتے ہوئے اس سعادت سے محروم ہیں !! یا للعجب!

⁂

حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ میں اس قسم کی بیداری مامورِ وقت کے ساتھ وابستگی کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ تمام مسلم جماعتوں نے اس کا بخوبی تجربہ کر لیا ہے۔ جماعتوں پر جماعتیں بنتی ہیں۔ تنظیموں پر تنظیمیں میدان میں آتی ہیں۔ لیکن عامۃ المسلمین کے دلوں میں صدرِ اسلام جیسی روحانیت پھونک دینے سے یکسر قاصر رہی ہیں—! اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ وہ سب زندہ روحانیت کے کردار سے خالی ہیں۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے جس کا تعلق زندہ خدا سے ہے۔ پس جس کی تحریک میں اس کا ہاتھ نہ ہو اس کی کوشش کیونکر بارور ہو سکتی ہے۔

(باقی صلا پر)

خطبہ جمعہ

مومن کو چاہیئے کہ وہ ہر حالت میں میانہ روی سے کام لے

افراط اور تفریط دونوں انسان کے لئے مُضر ہیں!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ر جولائی ۱۹۵۶ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
انسان کی پیدائش خدا تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ

افراط اور تفریط

دونوں ہی اس کیلئے مضر ہوتی ہیں۔ یہانتک کہ ظاہری موسم کی افراط اور تفریط بھی اسے نقصان پہنچاتی ہے۔ زیادہ گرمی ہو تو وہ بھی صحت کو خراب کر دیتی ہے اور زیادہ سردی ہو تو وہ بھی صحت کو خراب کر دیتی ہے۔ یہی کیفیت اخلاق اور روحانی امور کی بھی ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ مالی معاملات کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ اگر تم اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ رکھو یعنی بخل سے کام لو۔ تو یہ بھی بُرا ہے۔ اور اگر تم اسے بالکل کھول دو۔ یعنی اگر حد سے زیادہ خرچ کرنا شروع کر دو۔ تو یہ بھی بُرا ہے (بنی اسرائیل ع ۳)

اصل طریق یہی ہے

کہ تم میانہ روی سے کام لو۔ اور صحیح رنگ میں اپنا مال خرچ کرو۔ جس میں نہ تو بخل پایا جائے اور نہ ہی اسراف کا پہلو پایا جائے۔ اسی طرح صدقہ و خیرات جو بظاہر ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے اس میں بھی اسلام نے اس ہدایت کو ملحوظ رکھا ہے چنانچہ

احادیث میں آتا ہے

کہ ایک صحابی فوت ہونے لگے۔ تو انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں اپنا سارا مال صدقہ دوں۔ آپ نے فرمایا یہ خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے مرنے کے بعد تمہارے بیوی بچے دوسروں کے آگے دستِ سوال دراز کرتے پھرینگے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ پھر میں

دو تہائی کی وصیت

کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ پھر مجھے نصف مال صدقہ کرنے کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ پھر میں کتنے حصہ کی وصیت کروں۔ آپ نے فرمایا تم ایک تہائی کی وصیت کرو۔ اور دو تہائی اپنے رشتہ داروں کیلئے رہنے دو۔ غرض صدقہ و خیرات جو ایک

بہت بڑی نیکی ہے

اس میں بھی اسلام نے میانہ روی سے کام لینے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور اپنا سارا مال خرچ کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں ہبہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اس لئے کہ ہبہ کی تکلیف خود اسے بھی پہنچتی ہے۔ مثلاً ایک شخص جس کی سالانہ آمد ایک لاکھ روپیہ ہے وہ اگر اس آمد کو ہبہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اس لئے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالتا ہے وہ ہبہ سے پہلے اگر آٹھ ہزار یا چار ہزار یا تین ہزار روپیہ ماہوار میں گذارہ کرتا تھا۔ تو ہبہ کے ذریعہ اس نے اپنے آپ کو بھی اس آمد سے محروم کر لیا۔ پس

ہبہ ایک علیحدہ چیز ہے

اور اسلام نے اسے جائز رکھا ہے کیونکہ ہبہ میں انسان اپنی بیویوں اور بچوں کو ہی اپنی جائداد سے محروم نہیں کرتا بلکہ اپنے آپ کو بھی اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم کر لیتا ہے اور اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے قربانی کیلئے تیار ہو تو شریعت اس کے جذبۂ قربانی میں روک نہیں بنتی۔ لیکن اگر وہ اپنی زندگی میں تو ایک لاکھ روپیہ سالانہ آمد اپنے نفس پر خرچ کرتا رہتا ہے اور مرتے وقت چاہتا ہے کہ اپنا سارا مال

خدا کی راہ میں

دیدے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ خود تو سارے روپیہ سے فائدہ اٹھاتا رہا۔ لیکن جب مرنے لگا تو اس نے چاہا کہ اب اس کے بیوی بچے اور دوسرے رشتہ دار جس طرح چاہیں گذارہ کریں۔ اور ان کے لئے کوئی روپیہ باقی نہ رہے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ مرنے والا صرف

ایک تہائی تک کی وصیت

کرے۔ یعنی اگر کسی کی ایک لاکھ روپیہ آمد ہو تو وہ اس کے ⅓ حصہ یعنی ۳۳ ہزار کی وصیت کر سکتا ہے ہاں اگر وہ اپنی زندگی میں اسے ہبہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنے کے لئے تیار ہے۔ اور جو شخص خود اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنے کیلئے تیار ہو۔ اس کا حق ہوتا ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کو بھی اسی قسم کے حالات میں سے گذرنے دے۔
غرض

میانہ روی

ہر حالت میں ایک ضروری چیز ہے۔ جسمانیات میں بھی یہی بات چلتی ہے۔ اور اخلاق میں بھی یہی بات چلتی ہے اور روحانیات میں بھی یہی بات چلتی ہے۔

بہرحال ایک مومن کے لئے ہر حالت میں اقتصاد کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر اسے مال ملے تب بھی اسے اپنا مال نہ تو حد سے زیادہ لٹانا چاہیئے۔ اور نہ بخل سے کام لینا چاہیئے۔ اسی طرح نہ حد سے زیادہ نمازیں پڑھنی چاہئیں اور نہ نمازوں کو بالکل چھوڑ دینا چاہیئے۔ ایک دفعہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اعترافِ حقیقت

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کے کام پر مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کا تبصرہ احباب پڑھ چکے ہیں ـــــ اب اسی سلسلہ میں جماعتِ اسلامی کے اخبار سہ روزہ "دعوت" دہلی نے جن تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ احبابِ جماعت کے مطالعہ کے لئے ذیل میں بجنسہٖ درج کئے جاتے ہیں

معاصر "دعوت" کا یہ نوٹ اس پہلو سے خاصہ دلچسپ ہے کہ ابتداء میں تو اجمال و تفصیل کے ذکر سے جماعت احمدیہ کی ٹھوس اسلامی خدمات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن دوسرے حصہ میں صاف طور پر اس حقیقت کا اعتراف موجود ہے کہ ستّر سال مسلسل کوشش کے باوجود علماء امت جماعتِ احمدیہ کے مقابل پر کسی ایجابی اور اقدامی کام سے قطعاً عاجز رہے ہیں!! فاعتبروا یا اولی الابصار (ایڈیٹر)

اخبار مذکور نے ۲۲ر جولائی ۵۷ء کی اشاعت میں "خبر و نظر" کے مستقل عنوان کے ماتحت حسب ذیل الفاظ میں اظہارِ خیال کیا ہے:-

"**اجمال کی تفصیل** - قادیانی اخباروں میں ان کے تبلیغی مراکز کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اس کا ایک مختصر سا تعارف یہ ہے۔ انگلستان میں ایک تبلیغی مرکز ایک ہے۔ سیلون میں تین' بورنیو اور ماریشس میں ۵-۵' جرمنی میں دو' ہالینڈ' سوئٹزرلینڈ' ٹرینیڈاڈ' انڈیگو' لبنان' سیرالیون' فری ٹاؤن' سنگاپور' دمشق' فلسطین' برما' گولڈ کوسٹ' مسقط' اسپین اور سکنڈے نیویا میں ایک ایک۔ مشرقی افریقہ اور امریکہ میں ۱۸-۱۸۔ نائجیریا میں ۲۳- اور بوسیرا میں نہم۔ ان تبلیغی مراکز سے کوئی گیارہ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔

مراکز سب خدا اور رسول کے ہی نام پر ہیں۔ اور تعارف بھی انہی اقدار کا ہے جنکو عام مسلمان اپنائے ہوئے ہیں۔ وہی توحید' رسالت اور آخرت کی قدریں۔ لیکن یہ اجمال جب تفصیل میں بدلتا ہے تو وہ عظیم فرق نمایاں ہو جاتا ہے کہ سمتِ سفر ہی بدل جاتا ہے۔ اور حدودِ ایمان کی بجائے کفر کی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور یہ بات ابھی نہیں۔ اس سے پہلے خوارج کے معاملہ میں بھی یہی تھی۔ بنیادی اقدار پر یقین کے باوجود تعبیرات اور تفصیلات نے انہیں دائرہ اسلام ہی سے خارج کر دیا تھا۔

کاش قادیانی جماعت کے ذمہ دار اصحاب اس پر غور کر سکتے۔

علماء امت کی ذمہ داریاں - لیکن جہاں یہ ذمہ داری قادیانی جماعت کے سربراہوں کے سر عاید ہوتی ہے۔ وہیں علمائے امت پر بھی یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ اس گروہ کے عقاید کی اصلاح کے لئے مساعی کریں۔ پچھلے ستّر سال میں ہمیں ایک بھی ایسی کوشش نظر نہیں آئی جس میں علماء نے مناظرے اور مجادلے کے علاوہ تبلیغ و دعوت کے ذریعہ انہیں گمراہی سے موڑنے کی کوشش کی ہو۔ زیادہ سے زیادہ اگر کچھ ہو سکا ہے تو یہ کہ امتِ مسلمہ کو اس خطرے سے پوری طرح متنبہ کر دیا گیا۔ یقیناً یہ بھی ایک بڑا کام ہے اور اس کا اتنا نتیجہ بھی ظاہر ہے کہ یہ گروہ امت سے کٹ کر ایک علیحدہ فرقہ بن گیا۔ مگر اس سے کچھ آگے بھی کام کیا جا سکتا ممکن تھا۔ خوارج ہی کے سلسلہ میں دیکھیئے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ علماء کی ترغیب و دعوت سے ہزاروں خوارج اپنے غلط عقیدوں سے توبہ کرکے سوادِ اعظم سے مل گئے۔ یہی کچھ آج ممکن ہے بشرطیکہ کچھ ایجابی اور اقدامی کام کئے جائیں"

گھر میں آئے تو آپؐ نے دیکھا کہ ایک رسی لٹک رہی ہے۔ آپؐ نے حضرت زینبؓ سے جو آپؐ کی بیوی تھیں۔ اور بڑی عابدہ زاہدہ تھیں دریافت فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے نماز پڑھتے پڑھتے اونگھ آنے لگتی ہے تو میں اس رسی سے سہارا لے لیتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اسے اتار دو۔ یہ کوئی عبادت نہیں۔ عبادت اسی حد تک کرنی چاہیئے۔ جب تک کہ دل میں بشاشت قائم رہے۔ جب اونگھ آنے لگ جائے تو سمجھ لو کہ اب خدائی منشاء یہی ہے کہ اس وقت عبادت کو چھوڑ دیا جائے پس یہ رسی اتار دو اور آئندہ اسی وقت تک نماز پڑھا کرو جب تک تمہارا جسم اسے برداشت کر سکے۔ اسی طرح دیکھ لو

روزہ کتنی اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے

مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عید کے دن روزہ رکھنے والا شیطان ہے۔ اسی طرح آپؐ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن خاص طور پر مقرر کر کے روزہ نہ رکھا کرو۔ گویا نماز میں بھی شرط رکھدی۔ روزہ میں بھی شرط رکھدی۔ ذکر الٰہی میں بھی شرط رکھ دی۔ اور ہدایت دیدی کہ ہر کام میں میانہ روی ملحوظ رکھو۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب

کی ایک ہمشیرہ تھیں۔ جو بڑی کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی تھیں۔ ایک دن وہ اپنی بہن سے ملنے گئے تو وہ کہنے لگیں بھائی! اچھا ہو گیا کہ آپ آگئے۔ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتی تھی انہوں نے کہا کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگیں۔ میں جب نماز پڑھتی ہوں تو مجھے نماز میں اتنا مزہ نہیں آتا جتنا ذکر الٰہی میں آتا ہے۔ وہ کہنے لگے بہن یہ دوزخ کی طرف پہلا قدم ہے۔ اگر تم نے جلدی اپنی اصلاح نہ کی۔ تو شیطان کا دوسرا قدم یہ ہوگا۔ کہ وہ تمہیں ورغلا کر کہے گا۔ کہ نوافل میں فرائض سے بھی زیادہ مزہ ہے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ تمہاری فرض نماز بھی چھوٹ جائے گی۔ پھر انہوں نے اپنی بہن کو لاحول پڑھنے کی تاکید کی تاکہ شیطانی وساوس دور ہوں۔ ایک دن ان کی بہن آکر کہنے لگیں۔ کہ بھائی تمہاری بات بالکل ٹھیک نکلی۔ میں نے وظیفہ کرنا شروع کیا تو ایک دن میں نے

رؤیا میں دیکھا

کہ شیطان بندر کی شکل میں میرے سامنے بیٹھا ہے اور مجھے کہہ رہا ہے کہ میرا پہلا قدم یہ تھا کہ میں ذکر الٰہی میں مشغول رکھ کر تجھے نمازوں میں سست کردوں اور دوسرا قدم یہ تھا کہ تم سے فرض نماز بھی چھڑا دوں۔ مگر تمہارا بھائی چالاک نکلا۔ اور اس نے تمہیں بچا لیا۔ تو کسی چیز کی زیادتی بھی انسان کیلئے مفید نہیں ہوتی۔ نہ ذکر الٰہی کی زیادتی مفید ہوتی ہے نہ نمازوں کی زیادتی مفید ہوتی ہے۔ نہ روزوں کی زیادتی مفید ہوتی ہے۔ اور حم حم نہ صدقہ و خیرات کی زیادتی مفید ہوتی ہے۔ اگر انسان ان امور میں حد سے زیادہ نکل جائے تو یہی زیادتی اس کیلئے مضر ہو جاتی ہے۔ پس ان سب باتوں سے انسان کو بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ہفتہ وار اخبار "آزاد نوجوان" مدراس کے بقرعید نمبر کیلئے حضرت امام جماعت احمدیہ کا

پیغام

"اپنے دل سے فتویٰ لینے کی عادت ڈالیے"

[ایڈیٹر "آزاد نوجوان" کی درخواست پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ پیغام ارسال فرمایا تھا جو "آزاد نوجوان" کے بقرعید نمبر (۹ جولائی ۱۹۵۷ء) میں شائع ہوا ہے۔ احباب کے استفادہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:- ایڈیٹر]

اخبار نوجوان کیلئے مجھ سے مضمون طلب کیا گیا ہے۔ جب میں اچھا تھا تو دن میں دو دو سو کالم بھی لکھ لیتا تھا۔ میری کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام جو نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ اور یورپ اور امریکہ میں بہت مقبول ہے۔ اس کا حجم پانچ صد صفحہ کا ہے۔ یہ کتاب صرف تین دن میں لکھی گئی تھی۔ اب عمر اور بیماری کی وجہ سے میرے لئے پہلے کام کا سواں حصہ بھی کرنا ممکن نہیں ہے۔ مگر بہرحال چونکہ ایک دوست نے خواہش کی ہے۔ ان کی خواہش کے احترام میں یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرت صحیحہ دیکر پیدا کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ فطرت کو اختیار کرو جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے یعنی انسان کو اپنے کاموں میں رہنمائی کے لئے زیادہ تر اپنے دل کی طرف نگاہ رکھنی چاہیئے کہ کیا اس کا دل اسے مجرم قرار دیتا ہے یا بری۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ استفت قلبک ولو افتاک المفتون یعنی اپنے دل سے فتویٰ لے اور اسی پر عمل کر خواہ ہزاروں مفتی اس کے خلاف فتویٰ دیتے ہوں۔ پس اسی اصول کے ماتحت انسان کو چاہیئے کہ اپنے دل سے فتویٰ لینے کی عادت ڈالے۔ اور محض مولویوں کے فتووں پر اسے نہیں جانا چاہیئے اگر اس کا دل کہے کہ جو کچھ تو کرتا ہے اگر یہی کام تیرا ہمسایہ کرے تو تجھے خوشی پہنچے گی۔ اور تو اس پر عیب نہیں لگائے گا۔ تو اسی صورت میں اس کام کے کرنے میں تجھے کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر اس کا دل یہ کہے کہ اگر میرا ہمسایہ یہ کام کریگا تو میں اسے بہت برا سمجھوں گا۔ تو سمجھ لے کہ وہ کام درحقیقت برا ہے۔ پس اس اصول پر انسان اپنی زندگی کو سنوار سکتا ہے۔ چاہیئے کہ وہ اس اصول کو ہمیشہ یاد رکھے کیونکہ خدا تعالےٰ کا حکم بھی یہی ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی یہی ہے۔

مرزا محمود احمد
(خلیفۃ المسیح الثانی)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا پیغام اخبار "آزاد نوجوان" مدراس کے بقرعید نمبر کیلئے

مکرمی و محترمی نوجوان صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط موصول ہوا۔ عزیزم مرزا وسیم احمد سلمہٗ اور ان کے ساتھیوں کا تبلیغی دورہ واقعی بہت کامیاب رہا۔ اور امید سے توقع سے بڑھ کر شیریں ثمرات پیدا کئے چونکہ آپ بھی اس دورے میں ساتھ تھے۔ اسلئے آپ بھی خدا کے فضل سے اس کے ثواب اور برکات میں حصہ دار بن گئے۔ بعض روایات کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جنوبی ہند میں بھی پہنچے تھے۔ بلکہ وہاں سے ہو کر سیلون میں بھی پہنچے۔ یہ روایت خواہ درست ہو یا غلط لیکن موجودہ حالات سے یہ بات ضرور ظاہر ہو رہی ہے کہ آدم ثانی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت کے متعلق خدا کے فرشتے جنوبی ہندوستان میں مقدس بیجوں کا چھینٹا دینے میں معروف ہیں۔ خدا کرے کہ یہ فصل پوری طرح پھلے اور پھولے۔ اور ایسا پھل پیدا کرے جو اس ملک کیلئے ہمیشہ کے واسطے رحمت کا باعث بن جائے ـــــ اس دورے نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ قرآن کی یہ تعلیم کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور انسانی ضمیر کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کیلئے آزاد چھوڑ دینا چاہیئے۔ جبر تو وہ لوگ کرتے ہیں جن کے پاس صداقت نہ ہو۔ اور وہ دلائل کی بجائے ڈنڈے کے زور سے اپنی بات منوانا چاہیں۔ لیکن اسلام تو مجسم صداقت ہے۔ اور جو شخص ٹھنڈے دل سے اور نیک نیتی کے ساتھ اسلام کی تعلیم پر غور کرے وہ کبھی بھی اس کی صداقت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسلام کے دور اوّل کے متعلق دنیا نے اسلام پر یہ بہت بڑا ظلم کیا کہ اس کی طرف جبر اور تشدد منسوب کیا۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خلفاء راشدین کی ساری لڑائیاں دفاعی تھیں۔ یا جبر کرنے والے ملکوں میں ضمیر کی آزادی پیدا کرنے اور پر امن تبلیغ کا رستہ کھولنے کی غرض سے تھیں۔ چنانچہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خادم اور غلام دلائل کے زور سے اسلام کی صداقت منوا سکتا ہے۔ تو آپؐ کے آقا اور سردار کی طرف جبر کو منسوب کرنا کتنا بڑا ظلم ہے۔ یہ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ اس وقت دنیا کے بہت سے ملکوں میں احمدیت کے مبلغ محبت اور امن کی شمع لے کر اسلام کی کامیاب تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور دنیا اسلامی صداقتوں کی طرف بڑے زور کے ساتھ رجوع کر رہی ہے۔ یہی منظر آپ کو موجودہ جنوبی ہند کے دورے میں نظر آتا ہے کہ کس طرح محض صداقت کے زور سے سینکڑوں انسانوں نے حق کو قبول کیا۔ اور احمدیت کے قدموں پر عقیدت کے پھول چڑھائے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے لئے زیادہ سے زیادہ رستہ کھولے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت قریب تر لے آئے کہ:-

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں، سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا۔ پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"

والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد

احمدیہ مشن سیرالیون (مغربی افریقہ) کی تبلیغی مساعی

ساڑھے چار ہزار میل کا تبلیغی سفر ۔ سینکڑوں افراد تک پیغامِ حق

اسلامی لٹریچر کی تقسیم ۔ ۲۴ افراد کا قبولِ اسلام

خلاصہ رپورٹ از یکم جنوری تا یکم مئی ۱۹۵۷ء

از مکرم قاضی مبارک احمد صاحب شاہد جنرل سیکرٹری سیرالیون مشن

(۱)

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارا سیرالیون مشن روز افزوں ترقی کی منازل طے کر رہا ہے ۔ جس کے لئے ہم خدا تعالیٰ کے سامنے سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں ۔ مبلغین کی مساعی کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کیا جاتا ہے ۔

"بو" سنٹرل مشن

بو سنٹرل مشن میں خود امیر محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری قیام فرما ہیں ۔ مشن کی عام نگرانی کے علاوہ آپ کی جو دیگر مصروفیات ہیں ان کا مختصر سا تذکرہ درج ذیل کیا جاتا ہے

سیرالیون کے سکول

سال رواں کے شروع میں محترم امیر صاحب روکوپر کے سکول کی انسپکشن اور وہاں کی جماعت کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے ۔ جو بو سے قریباً ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے

مگبورکا احمدیہ سکول

محترم امیر صاحب نے مگبورکا مشن کا دو تین مرتبہ دورہ کیا ۔ مگبورکا میں سکول کی نئی عمارت کے بجٹ کی پچھلے سال سے منظوری ہو چکی ہوئی ہے مگر ابھی تک گورنمنٹ نے گرانٹ نہیں دی ۔ اس سلسلہ میں آپ مگبورکا میں اعلیٰ حکام سے ملے ۔ آپ کے وہاں جانے سے قبل ایجوکیشن آفس کو سکول کی بلڈنگ کے نقشہ جات بھجوائے جا چکے تھے ۔ اور منظور بھی کرا لئے گئے تھے ۔ صرف وہاں کے میڈیکل آفیسر کا خیال تھا کہ عمارت کو جس جگہ دکھایا گیا ہے ۔ اس سے مزید ایک سو قدم مغرب کی طرف ہونا چاہئے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں محترم مولوی صاحب اور خاکسار میڈیکل آفیسر کو لیکر موقعہ پر پہنچے ۔ اور ان سے یہ معاملہ طے کیا ۔ آپ نے وہاں ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب سے بھی نقشہ کی منظوری کے سلسلہ میں ملاقات کی اور نقشہ منظور کرایا ۔ نیز سکول کی نئی کلاسوں کا معائنہ کیا اور ریکارڈ چیک کئے ۔ نیز لوکل جماعت کی تربیت اور جملہ معاملات طے کئے ۔

بو احمدیہ سکول

آپ بو سکول کی بھی عمومی نگرانی اور سٹاف کی متواتر راہنمائی کرتے رہے ۔ بو سکول میں چونکہ طلبا کی تعداد پچھلے سال سے کافی ترقی پذیر ہے ۔ جس کی وجہ سے مزید فرنیچر کی ضرورت تھی ۔ چنانچہ گورنمنٹ سے گرانٹ حاصل کر کے اس کمی کو کسی حصہ پورا کیا گیا ۔

پچھلے سال کے بعض استادوں کو کام کی خرابی کی وجہ سے فارغ کر دیا گیا تھا ۔ مگر ان کے بعد ان کی جگہ لینے والے اچھے استاد نہ مل سکے ۔ چنانچہ محترم مولوی صاحب نے کوشش کر کے اس سال کے شروع میں تین مزید تجربہ کار استاد حاصل کئے اور انہیں بو سکول میں مقرر فرمایا ۔ دو استادوں کی مگبورکا اور روکوپر سے بو تبدیلی کی گئی ۔ نیز آپ "بو" احمدیہ سکول کے ریکارڈ اور رجسٹر وغیرہ بھی گاہے بگاہے چیک کرتے رہے ۔

فری ٹاؤن میں احمدیہ سکول

فری ٹاؤن ان مقامات میں سے ایک ہے ۔ جو مغربی افریقہ کی اہم بندرگاہ ہونے کے علاوہ سارے سیرالیون کا صدر مقام بھی ہے اس لئے اسے خاص اہمیت حاصل ہے ۔ ہمارا مشن وہاں کافی دیر سے قائم ہے ۔ مگر افسوس بعض مشکلات کی وجہ سے وہاں اپنا کوئی سکول نہ کھولا جا سکا ۔ اس سلسلہ میں محترم امیر صاحب کی گورنمنٹ سے مدت سے خط و کتابت جاری تھی ۔ جس پر گورنمنٹ نے سکول کھولنے کی اجازت بھی دے دی ہے ۔ مگر سکول کھولنے کے لئے ہمارے پاس کوئی موزوں بلڈنگ نہیں ۔ محترم امیر صاحب نے کافی تگ و دو کے بعد اور فری ٹاؤن کی جماعت اور وہاں کے انچارج مشن مولوی محمود احمد صاحب چیمہ کی متواتر کوششوں سے ایک مکان بارہ صد پاؤنڈ میں خریدنے میں کامیابی حاصل کر لی ۔ مکان بہت مناسب جگہ پر ہے ۔ دو منزلہ عمارت ہے ۔ اس میں بعض تبدیلیاں کی جا رہی ہیں ۔ انشاء اللہ العزیز جلد سکول کھول دیا جائیگا ۔ امید واثق ہے کہ فری ٹاؤن میں ہمارا سکول باقی تمام مقامات سے زیادہ کامیاب رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ ۔

محترم امیر صاحب نے سیرالیون میں نئے گورنر سر ڈورمین کے تقرر اور ان کی سیرالیون میں آمد پر انہیں مبارکباد پیش کی اور ساتھ ہی آپ نے ان کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی بطور تحفہ پیش کیا ۔ اور درخواست کی کہ وہ اس انگریزی قرآن کریم کا مطالعہ فرمائیں ۔ تا اللہ تعالیٰ ان کے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دے اور انہیں ہدایت نصیب ہو ۔ نیز انہیں سر کا خطاب ملنے پر مبارکباد پیش کی گئی اور بعض کتب بھی تحفۃً بھیجی گئیں ۔ جن کو مطالعہ کرنے کا انہوں نے وعدہ کیا اور شکریہ ادا کیا ۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب نے مختلف وزراء سے بھی کئی بار سلسلہ کے کاموں کے لئے ملاقاتیں کیں ۔ مثلاً مسٹر مصطفےٰ سنوسی منسٹر آف ٹرانسپورٹ کو دو تین مرتبہ ملے ۔ اور احمدیت کا لٹریچر پیش کیا ۔ نیز مسلمانوں کی ترقی اور بہبودی کے لئے ان سے بعض اہم مشورے کئے ۔ محترم سنوسی صاحب مسلمان اور اسلام کا درد رکھنے والوں میں سے ہیں ۔ آپ نے کئی مرتبہ احمدی مبلغین کی ہر ممکن مدد کی ہے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ۔ اور ان کی احمدیت کی طرف راہنمائی فرمائے ۔

محترم امیر صاحب نے انہیں دعوت دی اور کہا کہ ان کی مسلمان پارٹی اگر احمدی مبلغین کے ساتھ مل کر کام کرے تو یقیناً تبلیغِ اسلام کے بہت ٹھوس نتائج برآمد ہو سکتے ہیں ۔ جس پر انہوں نے خود بو تشریف لا کر امیر صاحب محترم سے مشورہ کرنے کا وعدہ کیا ۔

سیرالیون ڈیلی میل

سیرالیون ڈیلی میل جو یہاں پر اسلام پر مضامین کا سب سے زیادہ تعداد میں شائع ہونے والا اور کثرت سے پڑھا جانے والا اخبار ہے ۔ اس میں مکرم امیر صاحب ہر جمعہ ایک مضمون اسلام کی تعلیمات کے متعلق دیتے رہے ۔ جو ہمیشہ

Calling all Muslims

کے ہیڈنگ کے ماتحت شائع ہوتا رہا ۔ ان مضامین کے شائع ہونے سے ہمیں بہت فائدہ پہنچتا ہے کہ جہاں ہمارے مبلغین نہیں پہنچ سکتے اور ہمارا لٹریچر نہیں پہنچ سکتا وہاں کم از کم اخبار بین طبقہ ضرور اسلام کی تعلیمات سے روشناس ہوتا رہتا ہے اور اس طرح سوال و جواب اور تبلیغ کا رستہ کھلتا ہے ۔ اس بارہ میں کئی احباب کے خطوط اور سوالات بھی موصول ہوتے رہتے ہیں جن کا مناسب جواب دیا جاتا ہے ۔

دوسرا فائدہ ان مضامین کی اشاعت سے مشن کی مالی امداد ہے ۔ ان مضامین کی اجرت اوسطاً دو پونڈ ماہوار ہے جو مشن کو وصول ہوتی رہتی ہے ۔ ان مضامین میں احمدیہ نقطۂ نگاہ سے مسائل پیش کئے جاتے ہیں اور بعض دفعہ احمدیت کا ذکر بھی کیا جاتا ہے ۔

احمدیہ لائبریری اور ریڈنگ روم

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مشن کی لائبریری اور ریڈنگ روم باقاعدگی سے چلتے رہے ۔ روز بروز کتب و اخبارات میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ نیز یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ معززین کو تحریک کی جائے تاکہ وہ اس لائبریری کے سلسلہ میں مشن کی مدد کر سکیں ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مکرم امیر صاحب محترم نے "بو" کے ایک لوکل مسلمان تاجر کو لائبریری میں بلا کر امداد کی تحریک کی ۔ جس کو اس نے خوشی سے قبول کیا ۔ اور مختلف مضامین کی تریسٹھ کتب انگریزی زبان میں لائبریری کے لئے تحفۃً پیش کر دیں ۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء ۔ وہ تمام کتب اس وقت لائبریری کی زینت ہیں ۔

سفر :- محترم امیر صاحب نے مشن کی ضروریات اور سکولوں کی ضروریات و معائنہ کے سلسلہ میں چار مرتبہ فری ٹاؤن کا سفر کیا ۔ پانچ مرتبہ بلاما اور بواجے بو کے علاقہ کی جماعتوں میں بغرض تعلیم و تربیت تشریف لے گئے اور تین مرتبہ مگبورکا اور پیلے Yele گئے اور ایک مرتبہ روکوپر ۔ جو مجموعی طور پر دو ہزار دو سو چونتیس ۲۲۳۴ میل بنتا ہے ۔

نئے مبلغین کی آمد اور استقبال

محترم ملک غلام نبی صاحب شاہد - اور مولوی عبدالرشید صاحب رازی شاہد کی سیرالیون میں آمد پر ان کے استقبال میں ایک خاص ٹی پارٹی کا انتظام کیا گیا جس میں جماعت کے افراد کے علاوہ بعض دیگر معززین نے بھی شرکت کی - اس پارٹی میں خاکسار نے ہر دو احباب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا - جس کے جواب میں انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعاؤں اور تبلیغی کام میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کی - ان کے بعد جماعت کی طرف سے جماعت کے جنرل سیکرٹری مسٹر علی مالسری صاحب نے مختصر سی تقریر فرمائی جس میں احمدیت کی سچائی کو واضح فرمایا - آپ نے بعض خوابوں اور دوسرے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ احمدیت ہی فی الحقیقت سچی اور حقیقی اسلام ہے - اور وہ وقت دور نہیں جب احمدیت سب دنیا پر چھا جائے گی - اس کے بعد محترم امیر صاحب نے تقریر فرمائی - جس میں آپ نے بتایا کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے - یہی وجہ ہے کہ باوجود تکالیف اور مصائب کے یہ ترقی کر رہی ہے - اور یہی وجہ ہے کہ آپ احمدی مبلغین کی مسلسل آمد کو ہر آن دیکھ رہے ہیں - اگر یہ خدا کا بویا ہوا بیج نہ ہوتا تو آج سے سالوں پہلے یہ بالکل مٹ چکا ہوتا - لیکن احمدیت کا ترقی کی طرف اقدام اس امر کی واضح دلیل ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے جو خداتعالیٰ کا محبوب دین ہے - جس پر چل کر روحانیت کے پیاسے اپنی پیاس بجھا سکتے ہیں - اور اس طرح ساری دنیا میں امن کا دور دورہ ہو سکتا ہے - آپ نے احمدیت کی صداقت میں دلیل کے طور پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو پیش کیا - اور فرمایا کہ دنیا کہتی ہے کہ اسلام صحیح نہیں - احمدیت سچی نہیں - مگر وہ اس اولوالعزم مقدس انسان کو نہیں دیکھتے جس کے غلام دنیا پر چھاتے جا رہے ہیں - جس نے دنیا کو علوم دینی اور دنیوی میں چیلنج کر رکھا ہے اور جس کے سامنے علمی اور روحانی لحاظ سے آج تک کسی نے دم مارنے کی جرات نہیں کی - ! یہ کیوں ہے ؟ -

اس کے بعد آپ نے جماعت کو حضور کی درازی عمر اور صحت کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک کی - اور کہا کہ یہی وہ مقدس انسان ہے جس کے ذریعہ ہم مبلغین آپ تک پہنچے اور آپ کو درس ہدایت دیا - اس لئے اس مقدس ہستی کی عمر و منزلت کے لئے ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں - تاکہ اللہ تعالیٰ اس بابرکت وجود کو ہم میں لمبا عرصہ رکھے - اور ہمیں اس کے ذریعہ روحانی و جسمانی برکات اور نعماء سے نوازتا رہے - آمین -

محترم امیر صاحب نے ہمارے سیرین احمدی بھائی مکرم حسن محمد ابراہیم صاحب کی لاری کی خرید کے سلسلہ میں بھی ان کی خاص مدد فرمائی - یہ بہت ہی مخلص احمدی ہیں - یہاں کے جو سیرین احمدی ہوئے ہیں وہ ان ہی کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں - انہیں تبلیغ کا بہت شوق ہے اور وہ احمدیت کے ایک بے باک اور نڈر قسم کے آنریری مبلغ ہیں -

بو لوکل مشن

بو لوکل مشن (جس کا انچارج خاکسار ہے) میں خداتعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں افراد کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا - ہم پونڈ کے قریب لٹریچر فروخت کیا گیا - اور ایک ہزار پانچ سو چوبیس میل کا تبلیغی سفر کیا - جس کی مختصر سی تفصیل حسب ذیل ہے :-

جنوری کے وسط میں خاکسار حسب ارشاد امیر محترم روکوپر سکول کی عمارت کی مرمت کے سلسلہ میں "بو" سے "روکوپر" گیا - مگبورکا میں پراونشل ایجوکیشن سیکرٹری آف نادرن پراونس سے ملاقات کی - وہ مسلمان ہیں - اور کافی حد تک احمدی مبلغین کی مساعی کے مداح ہیں - اور انہوں نے اس بارہ میں بعض دفعہ تعالیٰ ہر ممکن مدد فرمائی - فجزاھم اللہ احسن الجزاء - خاکسار نے اس موقعہ پر انہیں احمدیت کی دعوت بھی دی جس پر انہوں نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ احمدی مبلغین اور احمدیہ جماعت اسلام کی بہت بڑی خدمت کر رہی ہے - اور یہ جماعتِ احمدیہ کے مبلغین ہی ہیں جنہوں نے دور دراز سے یہاں آکر اور اپنے ملک کو خیرباد کہتے ہوئے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی ہے - یہ احمدی مبلغین ہی ہیں جو اسلام کی مدافعت کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں - ورنہ ان کی آمد سے قبل کوئی بھی اسلام کا دفاع کرنے کی جرات نہیں کرتا تھا - ہزاروں اعتراضات اسلام پر کئے جا رہے تھے - لیکن کسی کی طاقت نہیں تھی کہ اسلام کا حقیقی دفاع کر سکے - احمدیت کے مبلغین نے حقیقت میں اسلام کی مدافعت کے لئے بہت مدد دی ہے - اور ہم ان کے ممنون ہیں - انہوں نے فرمایا - میں احمدیت میں باقاعدہ داخل ہونے کے لئے سوچ رہا ہوں - اور احمدیہ جماعت کی خدمات کا معترف ہوں - یہی وجہ ہے کہ میں احمدی مبلغین کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرتا ہوں

"بو" احمدیہ سکول

بو احمدیہ سکول اس سال ۲۰ جنوری ۱۹۵۷ء کو کھلا - اور اب تک بفضلہ بخوبی چل رہا ہے - سکول کے سلسلہ میں خاکسار کو اکثر پراونشل ایجوکیشن سیکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کونسل کے سیکرٹری - پراونشل ایجوکیشن آفیسر وغیرہ سے ملاقاتوں کا موقعہ ملتا رہا - جس میں سکول کی ترقی کے سلسلہ میں مختلف امور پر گفت و شنید ہوتی رہی - اس کے علاوہ خاکسار بو کے اساتذہ کی ایک آرگنائزیشن جس کا نام

Amalgamated Teachers Organisation

ہے - کا ممبر بھی ہے - اور ان کی ورکنگ کمیٹی کا ایک فرد بھی - اس لئے قریباً ہر ہفتہ کی میٹنگ میں شمولیت کرنی پڑتی ہے - جس میں اساتذہ کے تعلیمی معیار میں ترقی - سکولوں میں طریقہ تعلیم میں ترقی کے ذرائع وغیرہ پر غور و خوض کیا جاتا ہے - اور اس طرح سے نئے ذرائع اور وسائل جن سے اساتذہ و طلباء میں روابط اور تعلقات بڑھیں - اور تعلیمی سرگرمیوں میں زیادتی اور ترقی ہو - ڈھونڈنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے -

ان مجالس میں تبلیغ احمدیت کا ایک ذریعہ پیدا ہو جاتا ہے - اور تبلیغ کا موقعہ نکل آتا ہے - چونکہ میرے علاوہ اکثر اساتذہ عیسائی ہوتے ہیں - اس لئے ان سے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کے بلند و برتر ہونے اور تعلیمات اسلامی کے کامل و اکمل ہونے کے اظہار کا موقعہ مل جاتا ہے -

ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اکثر اوقات مختلف عیسائی سکولوں مثلاً رومن کیتھولک - ایس - ڈی - اے - ای یو بی - میتھوڈسٹ وغیرہ کے پرنسپل کو اپنی لائبریری میں آنے کی دعوت دی اور ان کے سامنے جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی اور تعلیمی مساعی اور مختلف مسائل پر بحث و تمحیص کا موقعہ ملا - یہاں تک کہ بعض اوقات ان اساتذہ کو مجبور ہو کر ماننا پڑا کہ اسلام اور احمدیت اگر واقعی یہی ہیں جیسا کہ جماعتِ احمدیہ اسے پیش کرتی ہے تو اس کی تعلیمات ہر دوسری تعلیم سے اعلیٰ و ادنیٰ ہیں - بعض کو اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ کے وقت جوابات نہ آنے پر اقرار کرنے پر مجبور ہونا پڑا -

چنانچہ ایک دفعہ سینٹ فرانسس کے سکول کے ہیڈ ماسٹر کو خاکسار کی طرف سے دعوت دی گئی - ان کی آمد پر اسلام اور عیسائیت کی تعلیمات پر بحث ہوتی رہی - جواب نہ بن پڑنے پر اس نے کہا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے - اس پر میں نے اسے چیلنج کیا کہ ایسے حوالہ جات تم قطعاً پیش نہیں کر سکتے - میں نے کہا ایک ماہ کی مہلت دیتا ہوں اپنے پادریوں سے مشورہ کر لو - اور جس سے چاہو پوچھو - مگر یاد رکھو کہ آپ ایسا حوالہ ہرگز نہیں دکھا سکتے - چنانچہ آج تین ماہ سے اوپر ہونے کو آئے ہیں - مگر ابھی تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا - جب میں پوچھتا ہوں تو یہ کہہ دیتے ہیں - کہ ہاں ابھی میں کوشش کر رہا ہوں - ایسے کئی مواقع پیش آتے رہتے ہیں - جن سے دوسروں پر اسلام کی سچائی ثابت کرنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے -

پیرنٹس ٹیچرز ایسوسی ایشن

سکول ہی کے سلسلہ میں یہاں ایک ایسوسی ایشن کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے - جس میں سکول کے اساتذہ اور طلباء کے والدین کو سکول میں بلایا جاتا ہے - اور ان کے سامنے بچوں کی مشکلات اور ان کے حل کرنے کے ذرائع اور وسائل پر بحث اور گفت و شنید کی جاتی ہے - آج تک دو دفعہ اس کے مطابق میٹنگ بلائی گئی اور بعض ضروری فیصلہ جات عمل میں لائے گئے - علاوہ تعلیمی فوائد کے ایک فائدہ یہ ہوا کہ لوگوں کو ہمارے سکول کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے - چنانچہ اس سال سکول میں بچوں کی تعداد ۵۶ء سے قریباً ۵۰ یا ۵۵ زیادہ ہے - اور یہ تعداد پہلے سے کہیں زیادہ ہے - یہ ایسوسی ایشن صرف ہمارے سکول میں ہی کامیاب ہے - اور اس سے دوسرا خاص فائدہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو احمدیت کو قریب سے دیکھنے کا اور احمدیت کی خدمات کا قریب سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے -

سکول کے سلسلہ میں خاکسار محض انہی امور میں ہی حصہ نہیں لیتا رہا - بلکہ سکول سے متعلقہ تمام امور کی چیکنگ اور عربک سکول اور اساتذہ کے کام کی نگرانی اور ان کو مختلف ہدایات دیتا رہا - خداتعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی سے یہ کام سرانجام دیئے جا رہے ہیں -

درس و تدریس

مسجد احمدیہ "بو" میں اکثر اوقات خاکسار صبح و شام کی نمازوں کے بعد درس قرآن کریم اور احادیث دیتا رہا ہے - اور سوالوں کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے گئے -

تبلیغ بذریعہ ملاقات

"بو" میں خاکسار کو کئی دفعہ سندھ اور شامی تاجروں سے گفتگو کا موقعہ ملتا رہا - جس میں انہیں احمدیت کی تبلیغ کی جاتی رہی - اور قبولِ احمدیت کی طرف ان کی توجہ کو منعطف کیا جاتا رہا - اور بیسیوں افراد کو لائبریری میں آنے کے لئے دعوت دی - اور لائبریریوں میں اکثر کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرایا گیا ●

سُرخ ستارہ تاریخ کی روشنی میں

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن بمبئی

:(۲):

چین میں مسلمانوں کی آبادی

پیکن (چین) کے غیر ملکی زبانوں کے دارالاشاعت سے چینی، انگریزی اور عربی زبانوں میں چین کی جمعیۃ اسلامیہ ۱۹۵۲ء کی ایک روداد شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں مساجد، نمازیوں اور خطیبوں کی بہت سی دلآویز تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ اس اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے اکتوبر ۱۹۵۲ء میں جمعیت کے صدر استاد برہان الشہیدی نے انکشاف فرمایا کہ اس وقت چین میں مسلمانوں کی آبادی دس ملین یعنی ایک کروڑ ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے عام اندازہ یہ تھا کہ چین میں مسلمانوں کی تعداد کم سے کم ۳۵ ملین یعنی ساڑھے تین کروڑ ہے۔ جامعہ ملیہ کے ایک چینی فاضل نے بھی اپنی کتاب "چینی مسلمان" میں ان کی تعداد کم سے کم ساڑھے تین کروڑ بتائی ہے۔ اس جمعیۃ اسلامیہ سے ایک سال پہلے یعنی ۱۹۵۱ء میں جو تمام ممالکِ عالم کی مردم شماری ہوئی ہے۔ اس کے اعداد و شمار میں بھی بتایا گیا ہے کہ اس وقت چین میں دو کروڑ بیس لاکھ مسلمان تھے۔ لیکن ۱۹۵۲ء میں صرف ایک کروڑ رہ گئے۔ آخر یہ کیا معمہ ہے ـــ؟ تمام دنیا کے خلاف چین میں مسلمانوں کی تعداد اتنی تیزی سے کیوں گھٹتی جا رہی ہے۔ یہی حال روس کا بھی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب اسٹالن کی زبانی سنئیے :ـــ

"سوویٹ یونین کے مسودہ دستور پر تقریر کرتے ہوئے سٹالن نے کہا کہ سوویٹ یونین میں مختلف جماعتوں کے وجود کی گنجائش نہیں اس لئے ان جماعتوں کی آزادی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ سوویٹ یونین میں صرف ایک جماعت کے لئے جگہ ہے۔ اور وہ ہے کمیونسٹ پارٹی۔ یہاں صرف کمیونسٹ پارٹی زندہ رہ سکتی ہے"۔ (سوویٹ یونین کا دستور اساسی)

مسلمانوں کی تعداد میں اتنی تیزی سے کمی ہونے کی وجہ کمیونسٹ حکمرانوں کی یہی پالیسی ہے۔ اشتراکی ملکوں میں جس طرح دماغ کی دھلائی ہوتی ہے غیر کمیونسٹوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اور حکومت کے کاروبار میں جیسے آدمیوں کو شریک کیا جاتا ہے اس کا یہ طبعی نتیجہ ہوگا کہ آہستہ آہستہ غیر کمیونسٹ ان علاقوں سے فنا ہو جائیں گے۔ یہ ہے ان کی آزادیٔ تقریر و تحریر اور تحفظ کلچر و مذہب کے وعدہ کا انجام۔!

اشتراکیت اور تشدد

کارل مارکس اینگلز اور لینن کا عقیدہ تھا کہ تمدن کی عمارت کو منہدم کر کے عہد وحشت و بربریت کی جھونپڑی تعمیر کرنے کیلئے زمام اقتدار اپنے ہاتھ میں لینا ضروری ہے۔ وہ صرف اتنا جانتے تھے کہ تلوار کا مقابلہ تلوار سے کیا جا سکتا ہے۔ بیچارے کارل مارکس اور اینگلز تو بےکسی و غربت کے عالم میں مر گئے۔ لیکن لینن جو مارکس کا سچا جانشین اور اس کے فلسفہ کا سچا مفسر سمجھا جاتا ہے۔ اسے طاقت پر قبضہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اس جگہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ انقلاب روس ایک اشتراکی و مارکسی انقلاب تھا اور اس کے ذریعہ کسان و مزدور کو عرصہ کی غلامی سے نجات ملی لیکن آج ہم اس انقلاب کی پوری تاریخ پر نظر ڈالنے کے بعد یہ کہنے کے قابل ہیں کہ انقلاب روس میں اشتراکیت یا مارکسزم کا کوئی حصہ نہیں۔ البتہ ایک مارکسی کرسیٔ اقتدار پر بیٹھنے کے بعد جو جو مظالم کر سکتا ہے۔ یہ انقلاب اس کا پتہ ضرور دیتا ہے۔

اشتراکیت اور انقلاب روس

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ روس میں پہلا مارکسی حلقہ ۱۸۸۳ء میں قائم ہوا۔ لیکن زار کے خلاف جدوجہد بہت پہلے جاری ہو چکی تھی۔ زار کے خلاف ایک بغاوت دسمبر ۱۸۲۵ء میں ہوئی تھی جو دسمبرسٹوں کی بغاوت کہلاتی ہے۔ پھر ۱۸۷۵ء میں ملک کے طول و عرض میں ہڑتال اور ایجی ٹیشن ہوئے۔ ۱۸۸۳ء میں جو مارکسی حلقہ قائم ہوا تھا ابھی تک روسی عوام اس سے بالکل ناواقف تھے۔ اس کے بعد بھی ۱۹۱۷ء تک زار کے خلاف جو ہنگامے ہوتے رہے۔ ان میں مارکسیوں کا کوئی نمایاں حصہ نہیں تھا۔ بلکہ خود اہلِ روس کو زار کی طرزِ حکومت سے اتنی نفرت ہو گئی تھی کہ وہ ہر قیمت پر اس کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکنے پر تیار تھے۔ چنانچہ ۱۹۰۲ء میں یوکرین کے عوام نے ایک مسلح بغاوت کی اور زمینداروں کو قتل کیا۔ ۱۹۰۵ء میں روس کے طول و عرض میں زار کے خلاف ہڑتالیں ہوئیں۔

زار نیکولاز دوم

ٹراٹسکی جس نے انقلابی تحریکوں میں نمایاں حصہ لیا۔ اور ۱۸۹۸ء کو سائبیریا جلاوطن کیا گیا۔ وہ وہاں سے بھاگ کر انگلستان گیا۔ اور پہلی مرتبہ ۱۹۰۵ء میں لینن سے ملا۔ وہ مارکسی نہیں تھا۔ اور اسٹالن کے قول کے مطابق تو وہ ۱۹۱۸ء میں بالشویک پارٹی میں آنے کے بعد بھی مارکسی نہیں بنا۔ اس لئے یہ درست ہے کہ زارِ روس کے زوال کا سبب مارکسزم کی مقبولیت نہیں تھی۔ بلکہ ملک کی اندرونی پریشانی تھی۔ اس وقت ایک طرف تو جنگ کی مصیبت چھائی تھی۔ اور دوسری طرف غربت و افلاس کا دور دورہ تھا۔ ملک انقلاب کے دہانے پر کھڑا ہی تھا کہ شاہی محل میں راسپوٹن کے اثر و رسوخ اور نیکولاز دوم (زارِ روس) کی غفلت کے باعث زار کے رشتہ دار اور ان کے ارکینِ سلطنت بھی ان کے مخالف ہو گئے۔ اور ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء کو ملک میں انقلاب برپا ہو گیا۔ اس وقت روسیوں کا یہ حال تھا کہ انہیں مارکسزم یا سوشلزم کی کوئی خبر نہیں تھی۔ لینن ان دنوں سوئٹزرلینڈ میں تھا۔ انقلاب کی خبر سنتے ہی وہ روس آیا۔ اور ملک کا اقتدار اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی۔ وہ اس میں کامیاب بھی ہوا۔ لیکن لینن نے جو نظام روس میں جاری کرنا چاہا۔ کیا عوام نے اس کو قبول کر لیا؟ نہیں۔ روسی عوام کو لینن کے خیالات کا علم ہوا تو ملک میں اس کی شدید مخالفت ہوئی۔ جابجا مسلح بغاوتیں ہوئیں۔ کسانوں نے اس نظام سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی کھیتیاں تک جلا ڈالیں اور مویشی تک ذبح کر ڈالے۔

اشتراکیت کے خلاف بغاوتیں

کرونشاڈ کی نیوی کے نوجوان جنہوں نے دورانِ جنگ میں زار کی بغاوت کر کے بالشویک پارٹی پر عمل کیا۔ اس میں بالشویک فوج کی بہترین رجمنٹ کام آئی۔ اگرچہ اس جنگ میں نیوی کے نوجوان ہار گئے۔ لیکن ملک میں بالشویک جبر و قہر کے خلاف زبردست غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ کئی مرتبہ عوام نے جذبۂ انتقام سے مشتعل ہو کر بالشویک لیڈروں پر قاتلانہ حملے بھی کئے۔ خود لینن پر بھی حملہ ہوا۔ اور وہ شدید طور پر زخمی ہوا۔ لیکن مارکسزم بھی کیا قہر و غضب کی تلوار ہے کہ ہر ایسے حملے کے بعد کسی قسم کی تحقیق و تفتیش کئے بغیر ہزاروں انسانوں کا خون بہا دیا گیا۔

اشتراکی ڈکٹیٹر شپ

لینن نے جب جمہوریت ختم کر کے ڈکٹیٹر شپ قائم کی اور غیر اشتراکیوں کے ساتھ آہنی تشدد کیا تو ایک بالشویک لیڈر اراٹسکی قتل کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بدلہ میں سرخ فوج نے کئی لاکھ بیگناہ انسانوں کا خون بہا دیا۔ ۱۹۱۸ء میں جب غیر اشتراکیوں کے اخبارات بند کئے گئے تو ایک اور بالشویک لیڈر دلوڈارسکی قتل کیا گیا۔ اس کے بدلہ میں بھی بالشویکوں نے ہزاروں کو قتل کر دیا۔ یہی ظلم لینن پر حملہ ہونیکے بعد بھی کیا گیا۔

روسی مزدور

ان حالات کے باعث خود مزدور طبقہ لینن ازم سے اتنا بیزار ہو گیا تھا۔ کہ ملوں اور فیکٹریوں میں مزدوروں سے کام لینے کے لئے ہر دو مزدوروں پر ایک افسر مقرر کرنا پڑتا تھا۔ ان دنوں روس کی فیکٹریوں میں بیس لاکھ مزدور تھے اور دس لاکھ ان کے افسر۔ ان حالات پر قابو پانے کیلئے لینن کو خوفناک ظلم و ستم سے کام لینا پڑا۔

انقلابِ روس کی حقیقت

انقلابِ روس کی حقیقت سمجھنے کے لئے لینن کی آخری زندگی پر غور کرنا چاہئیے۔ لینن انقلابِ روس کا انجام دیکھ کر سخت پریشان تھا۔ اس انقلاب کے متعلق تو اس کا قول فیصل تھا کہ یہ کوئی اشتراکی انقلاب نہ تھا۔ بلکہ انقلاب اس لئے ہو گیا۔ کہ روس کا متوسط طبقہ انقلاب کا خواہشمند تھا۔ پھر لینن کی زندگی میں ہی بالشویک لیڈروں میں اقتدار کی رسہ کشی ہوئی۔ اس سے اس کو دوہری کوفت تھی۔ اخیر زندگی میں اس کے سارے احکام نظرانداز کر دئے گئے۔ لینن کے بعد اسٹالن برسرِ اقتدار آئے۔ ان کے زمانہ میں اس انقلاب نے جو روپ دھارن کیا وہ بیسویں کانگریس میں خروشچیف کی تقریر سے ظاہر ہے۔

بالشویک لیڈر

لینن کی زندگی میں ہی بالشویک پارٹی پر جیسے نااہلوں اور خودغرض، لوگوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ اس کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ لینن نے اسٹالن کو نااہل و جاہل قرار دیا۔ اور وصیت کی کہ اس کو پارٹی کا لیڈر نہ بنایا جائے۔ مگر لینن کی یہ وصیت صیغۂ راز ہی میں رہی۔ اب سٹالن کی موت کے بعد خروشچیف وغیرہ نے لینن کا یہ وصیت نامہ عجائب خانہ میں رکھوا دیا ہے۔ یہ تھی لینن کی زندگی میں مارکسزم یا لینن ازم کی قدر دانی۔ پھر دوسروں سے کیا شکوہ۔ بالشویک لیڈر خود یہ محسوس کرتے تھے (بقیہ حاشیہ پر) ۴

ہو کہ مارکسزم عالم کی مشکلات کا صحیح علاج نہیں۔ **اشتراکیت کا انجام۔** تاریخ کی اس روشنی میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اشتراکیت جو مزدوروں اور کسانوں کی نجات دہندہ سمجھی جاتی ہے وہ کسی کو ساحلِ نجات تک نہیں پہنچا سکی لینن زندگی بھر روسی عوام کو اشتراکیت کا پیالہ پیش کرتا رہا مگر کسی نے ہاتھ نہیں بڑھایا۔ اسٹالن جو تیس سال تک کمیونزم کا پاسبان بنا رہا وہ بھی یہ پیالہ نہیں پلا سکا۔ اب کمیونزم کی حقیقت محض ایک خوشگوار عقیدہ اور خیالی جنت کی رہ جاتی ہے ٥

خلاصہ رپورٹ دفتر مقامی تبلیغ قادیان

بابت ماہ جون ۱۹۵۷ء

از مکرم میاں اللہ دین صاحب انچارج دفتر مقامی تبلیغ قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب سابق ماہ جون میں بھی دفتر زیارت مقامات مقدسہ میں قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے شوق سے بکثرت زائرین تشریف لائے۔ جنہیں جماعت کے متعلق روحانی باتیں سنائی جاتی رہیں۔ وہ ہماری باتوں کو غور اور دلچسپی سے سنتے رہے۔ اس طرح اس ماہ میں کل ۱۲۹۷ معزز زائرین تشریف لائے۔ جن میں سے بعض خاصے تعلیم یافتہ بھی تھے۔ ان سب کو مناسب حال سلسلہ کا لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۳۹۔ اردو، انگریزی، ہندی اور گورمکھی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ایسے بعض دوستوں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ جب بھی کوئی نیا ٹریکٹ شائع ہو وہ ان کو بذریعہ ڈاک روانہ کیا جائے۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے ایڈریس بھی دفتر میں نوٹ کروائے۔

زیارت کے وقت بعض دوست کچھ سوالات بھی کرتے ہیں جن کے حسب حال جواب دئے جاتے ہیں۔ چونکہ زائرین منارۃ المسیح کی زیارت کا خصوصی اشتیاق رکھتے ہیں۔ اس لئے خاص طور پر اس کی تعمیر وغیرہ کی نسبت دریافت کرتے ہیں۔ اس پر انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو ظاہری طور پر پورا کرنے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس منارہ کی جو تین اغراض (اذان۔ لیمپوں کا روشن کیا جانا۔ اور گھڑیوں کا نصب کیا جانا) بیان فرمائیں۔ سے باخبر کیا جاتا رہا۔

الغرض اب تک اس دفتر میں جو زائرین آئے ان کی کل تعداد ۹۸۴۱۷ ہے۔ اور ان کی خدمت میں ۱۹۴۵۰ ٹریکٹ مطالعہ کے لئے پیش کئے گئے۔

مدرسۃ البنات قادیان میں تقسیم انعامات کی تقریب

از محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ ہیڈ معلمہ نصرت گرلز سکول قادیان

مورخہ ۲۵؍۵۷ کی صبح کو نصرت گرلز سکول کے سالانہ امتحان بابت ۵۷-۱۹۵۶ء میں اول و دوم آنے والی طالبات کو انعامات تقسیم کرنے کے لئے زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد عاجزہ نے رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہ، محترمہ صدر صاحبہ نے سکول کے سٹاف اور جملہ طالبات کو قیمتی نصائح سے مستفیض فرمایا۔ اور بعد میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کئے۔ جن طالبات کو یہ انعامات ملے ان کے نام کلاس وار حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ جماعت ہفتم

مسعودہ بیگم بنت ایچ حسین صاحب مرحوم مالاباری

۲۔ جماعت ششم

(اول انعام) نعیمہ بیگم بنت چوہدری عبدالحمید صاحب

(دوم انعام) حلیمہ بشریٰ بقاپوری

۳۔ جماعت پنجم

(اول انعام) فیروزہ بنت ماسٹر نذر محمد صاحب

(دوم انعام) نعیمہ شمیم بنت شیخ عبدالحمید صاحب عاجز

(انعام دینیات) حبیبہ صادقہ بنت میاں سراج الدین صاحب مؤذن

۴۔ جماعت چہارم

(اول انعام) نذیرہ بیگم بنت عبدالرحیم صاحب سندھی

(دوم انعام) آصفہ بنت ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے

(انعام دینیات) خوشنودہ بنت مرزا بشیر احمد صاحب درویش

۵۔ جماعت سوم

(اول انعام) امۃ اللہ بنت مولوی عبدالحمید صاحب آڑھتی

(دوم انعام) امۃ العزیز بنت مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی

(انعام دینیات) بشریٰ بنت عبدالرحیم سندھی

۶۔ جماعت دوم

(اول انعام) نور جہاں ہمشیرہ محمود احمد صاحب درویش

(دوم انعام) سلیمہ بشریٰ بقاپوری

۷۔ جماعت اول

(اول انعام) صغریٰ بنت عبداللہ صاحب ہاشمی درویش

(دوم انعام) تسنیم نسیتی ہمشیرہ قریشی سعید احمد صاحب درویش

بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سکول اور طالبات کو ترقی عطا فرمائے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

کب تک اور کہاں کہاں دنیا میں زندہ رہے

از جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر

۱۔ نصف صدی ہجری تک مسلمہ کثیر صحابہ رضی اللہ عنہم زندہ تھے۔

۲۔ ۵۵ھ ہجری میں بہ عمر ۸۲ سال حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ فوت ہوئے۔ گویا عشرہ مبشرہ تمام اس وقت تک فوت ہوگئے۔

۳۔ ۵۵ھ ہجری میں غازیان بدر کی آخری یادگار حضرت ابوالیسر کعب بن عمر رضؓ بھی فوت ہوگئے

۴۔ ۷۴ھ ہجری میں بعمر ۸۴ سال حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کی وفات سے مکہ کی سرزمین صحابہ سے خالی ہوگئی۔

۵۔ ۷۸ھ ہجری میں اہل عقبہ کی آخری یادگار حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ بعمر ۹۴ سال فوت ہوگئے

۶۔ ۹۱ھ ہجری میں بعمر ۹۶ سال مدینہ طیبہ کی آخری مقدس یادگار حضرت سہل بن سعد الساعدی رضؓ جنت البقیع کے حوالہ ہوئی۔

۷۔ ۹۲ھ ہجری میں بعمر ۹۹ سال حضرت انس بن مالک رضؓ الانصاری کی وفات سے ارض بصرہ صحابہ سے خالی ہوئی۔

۸۔ ۸۶ھ ہجری میں حضرت ابوامامہ باہلی رضؓ بعمر ۹۱ سال بمقام حمص یا حضرت ابن بشر زمانی رضؓ کی وفات سے سارا ملک شام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم ہوگیا۔

۹ خراسان میں فوت ہونے والے آخری صحابی حضرت بریدہ بن الحصیب رضؓ تھے

۱۰۔ کوفہ میں فوت ہونے والے آخری صحابی حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ تھے۔

۱۱۔ مصر میں فوت ہونے والے آخری صحابی حضرت عبداللہ بن الحارث رضؓ تھے۔

گویا پہلی صدی ہجری کے ختم ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ الکنانی رضؓ کی وفات پر دنیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی برکات سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئی۔

عزیزم ملک عصمت اللہ صاحب مرحوم

[مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے کے بھائی کی وفات کی خبر تو ملی تھی لیکن مکرم ملک صاحب کے قادیان میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے مرحوم کے دیگر کوائف معلوم نہ ہو سکے۔ اس لئے مرحوم کی وفات کی خبر اس سے پہلے اخبار میں نہ دی جا سکی۔ اس موقعہ پر ہم مرحوم کے تمام لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے اہل وعیال کا خود حامی و ناصر ہو آمین۔ ایڈیٹر]

پیارا بھائی عزیزم عصمت اللہ ٹوٹ لگنے کے بعد Tetanus کے مہلک مرض سے تین دن بیمار رہ کر بعمر چونتیس ۳۴ سال داغ مفارقت دیکر عالم جاودانی کو سدھارا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ سال عزیزم تہرپنے گھبڑ سے کئی ماہ تک میو ہسپتال میں بیمار رہا۔ قدرے صحتیاب ہونے پر چھ ماہ تک لنڈن میں علاج کے لئے رہا۔ بظاہر صحت قابل رشک ہوگئی تھی۔

مرحوم بہت نرم خو۔ خلیق۔ مطیع اور اقارب واحباب سے حسن سلوک کرنے والا تھا اس میں غصہ نام کو نہ تھا۔ وہ شفیق خاوند اور باپ تھا۔ گذشتہ لمبی بیماری میں موت وحیات کی کشمکش کو کمال صبر سے برداشت کیا۔ آخری بیماری میں تشنج کے شدید دوروں سے عیادت کرنے والوں کے دل دہل جاتے تھے لیکن عزیز نے اس موقعہ پر بھی بہت صبر دکھایا۔

دوسری جنگ عظیم میں بطور سیلز مین وزیگا پٹم وغیرہ میں کئی سال تک کام کرنے کے بعد ملٹری سے فارغ ہوا۔ تو والدین کے پاس رہ کر ان کی خدمت کرنے کو ترجیح دی۔ اور بہت خدمت کی۔

عزیزم تحریک جدید میں حصہ لیتا تھا۔ موصی بھی تھا۔ اسے بطور امانت شہر منٹگمری میں دفن کیا گیا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم اور رحم سے اس کی مغفرت فرمائے۔ اور اس کی بیوہ اور پانچوں بچوں کا ہر طرح حافظ وناصر ہو۔ اور ان کو اور مرحوم کے بوڑھے والدین اور اقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے

خاکسار

ملک صلاح الدین ایم اے درویش قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود)

اندرونِ ہند میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی اور تربیتی جدوجہد

مغربی بنگال، بہار، اڑلیسہ اور یوپی میں
احمدی مبلغین کی مساعی

(خلاصہ رپورٹ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل بابت ماہ جون)

عرصہ زیر رپورٹ میں ناچیز راقم از ۳-۶-۵۷ تا ۹-۶-۵۷ ایک ہفتہ کی رخصت پر تھا۔ تاہم صوبہ بہار کے مقامات پٹنہ۔ مظفرپور اور آرہ کے سفر میں تبلیغ احمدیت کا عمدہ موقعہ ملا۔ جس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا۔ فالحمدللہ

تقسیم لٹریچر

سفر وحضر میں مختلف ٹریکٹوں۔ اشتہارات اور کتابچوں کی تقسیم کا موقعہ ملا۔ خاص طور پر قریباً بچاس ہندوؤں اور مسلمانوں وغیرہ میں لٹریچر تقسیم کیا گیا

لیکچر

اس ماہ دو پبلک لیکچر ہوئے۔ پہلا روٹری کلب مظفرپور میں۔ جس کا عنوان تھا "بلادِ غیر میں میرے تجربات" اور دوسرا مسجد احمدیہ کوسیمبی (سونگڑہ۔ اڑلیسہ) میں ہوا جو تربیتی تھا۔ پہلا لیکچر بیس منٹ تک جاری رہا۔ خدا کے فضل وکرم سے تبلیغ احمدیت کا خوب موقعہ ملا۔ تقریر کے علاوہ بالمشافہ گفتگو میں بھی تبلیغ کی گئی۔ دوسرا لیکچر کم وبیش دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس میں بہت سے شعبہ ہائے زندگی کے بارہ میں احمدی بھائیوں اور بہنوں کے سامنے تربیتی مسائل پر زور دیا۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر رہا۔ فالحمدللہ

تبلیغی دورہ

اس ماہ صوبہ بہار کے مقامات پٹنہ مظفرپور۔ آرہ کا اور صوبہ اڑلیسہ میں سونگڑہ کے مقامات گوپال پور۔ رسول پور۔ کوسیمبی اور دھوال ساہی کا دورہ کیا گیا۔ یہ سفر بفضلہ تعالیٰ بہت مفید رہا۔ چونکہ گذشتہ سال کرنگ میں ایک سونگڑہ کے مولوی کے ساتھ گونہ مباہلہ ہوا تھا اس لئے اڑلیسہ کے ہر مقام پر بالخصوص سونگڑہ میں میرا چلتا پھرتا وجود بجائے خود شاندار تبلیغ غیر احمدیوں پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا

افسرانِ حکومت کو تبلیغ

مظفرپور کے ڈپٹی کمشنر جناب رافع الہدیٰ صاحب کو بالواسطہ طور پر احمدیت کی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ آپ بڑے ہی شریف اور معقول آدمی ہیں۔ اسی طرح او۔ ایم۔ پی۔ چادلسہ گنج کٹک میں بعض افسروں کو تبلیغ کی گئی۔

تاجروں کو تبلیغ

کلکتہ کے مختلف المذاہب تجار سے مل کر انہیں زبانی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ نیز ان کے حسب حال سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا گیا۔ دو مشہور فرموں "ڈے میڈیکل سٹورز" اور "حق میڈیکل ہال" کے کئی اہم کارکنوں سے تبادلۂ خیالات ہوا۔ اور انہیں احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرانے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کا موقعہ ملا۔

طلباء کو تبلیغ

خالصہ ہائی سکول بھوانی پور۔ اور سینٹ زیویر کے کئی طلبا کو پیغام احمدیت واسلام پہنچایا گیا۔ موخر الذکر درسگاہ کا ایک مسلمان طالبعلم جو عیسائیت سے بیحد متاثر تھا۔ بار بار میرے پاس آیا۔ اور اسلام وعیسائیت کا موازنہ سن کر اور اسلام کی شاندار برتری سے آگاہ ہو کر حیران رہ گیا۔ وہ ہمارے نقطۂ نظر سے بہت متاثر ہے۔ اور اب اس کے ذریعہ اس کے ماحول میں احمدیت کا خوب چرچا ہو رہا ہے۔ وہ پادریوں سے اس قدر مرعوب تھا کہ بار بار مجھ سے پوچھتا تھا کہ اگر کسی پادری سے گفتگو کا موقعہ آئے تو آپ اس کے لئے تیار ہونگے؟ اور جب اسے بشدت یقین دلایا گیا کہ ہم ہمہ وقت ہر پادری سے گفتگو کے لئے تیار ہیں تو وہ حد درجہ مسرور ہوا۔

ملاقاتیں

ڈاکٹروں۔ ٹیلروں اور وکیلوں سے خاص طور پر دوستانہ ملاقاتیں کی گئیں۔ ان کے یہاں گاہکوں کی کثرت سے آمد ورفت کی وجہ سے تبلیغ کے بہت مواقع ہوتے ہیں۔ وہاں مختلف مذاہب اور خیالات کے لوگ آتے رہتے ہیں جن سے گفتگو کا موقعہ ملتا ہے۔

(خلاصہ رپورٹ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل بابت ماہ جون)

تقسیم لٹریچر

اس ماہ ۷۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ان میں سے بیشتر حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اردو وانگریزی پر مشتمل تھا۔ بعض احباب کو انگریزی My Faith بھی دیا۔ کلکتہ میں بعض ایڈیٹروں سے مل کر جماعت کے مسائل سے آگاہ کیا اور لٹریچر بھی دیا

لیکچر

پبلک لیکچر ایک دیا جو موسیٰ بنی مائنز کے جلسہ پیشوایانِ مذاہب میں دیا گیا۔ یہ لیکچر حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سری کرشن مہاراج۔ سری رامچندر جی مہاراج اور مہاتما بدھ کی پاکیزہ زندگیوں کے چیدہ چیدہ واقعات پر مشتمل تھا۔ اور آخر میں حاضرین (جن میں مسلمان۔ ہندو سکھ سب موجود تھے) کو ان بزرگوں کی اتباع اور ان کے اصولوں کی پیروی کی طرف توجہ دلائی۔

تبلیغی دورہ

کانپور، کلکتہ، جمشید پور اور موسیٰ بنی مائنز کا دورہ کیا گیا۔ کل سفر بذریعہ ریل وموٹر ۲۲۰۰ میل کیا گیا۔

افسرانِ حکومت کو تبلیغ

کلکتہ میں وکٹوریہ میموریل کے ملازمین اور ویسٹ بنگال کے سیکرٹریٹ میں کام کرنے والے متعدد افراد سے ملاقات کی۔ فرانس کے ایک جوڑے سے جو ایک کمپنی میں کام کرتے ہیں ملاقات کی اور جماعت کا لٹریچر دیا۔ انہوں نے بہت دیر تک حالات دریافت کئے اتوار کو وہ انجمن احمدیہ میں بھی آئے۔

تاجروں کو تبلیغ

کانپور چونکہ تجارتی مرکز ہے اس لئے دورانِ قیام کانپور میں متعدد تجار سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔ سابقہ دنوں میں جبکہ کانپور کے تین نوجوان احمدیت میں داخل ہوئے تو کافی شور وشر ہوا۔ اور اس وقت کے مناسب حال دو کتب "اظہار حقیقت" اور "انکشاف حقیقت" جماعت کانپور نے شائع کی تھیں۔ جن میں سے کچھ کتب باقی تھیں۔ چنانچہ یہ باقیماندہ کتب شہر کے مختلف حصوں میں تقسیم کی گئیں۔ اور متعدد احباب سے ملاقاتیں بھی کیں۔ اس کے نتیجہ میں کئی دوست خاکسار کی جائے قیام پر استفسارات کیلئے آتے رہے۔ اور رات کے دس گیارہ بجے تک سلسلۂ گفتگو جاری رہتا۔ ان تینوں نوجوانوں کی بیعت کی وجہ سے ان کے خاندان پہلے تو اندھی مخالفت کرتے رہے لیکن اب ان میں سے بعض لوگ احمدیت کا لٹریچر پڑھ رہے ہیں۔ اور خاکسار کے جانے پر اپنے شکوک وشبہات کا ازالہ بھی کرتے ہیں۔

طلباء میں تبلیغ

اس ماہ یوپی میں ہر جگہ سکول اور کالج بند رہے اس لئے طلباء میں تبلیغ نہ ہو سکی البتہ نئی سڑک کانپور کے عربی مدرسہ میں بعض طلباء سے بات چیت کی۔ نیز کلکتہ کی دو مسجدوں کے طلباء کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔

ملاقات

اس ماہ قریباً ایک صد افراد سے ملا۔ بعض کو لٹریچر بھی دیا۔ ان سب کو زبانی احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اختلافی مسائل پر بحث بھی ہوئی ان کے اعتراضات کے جوابات دئے۔ اور شکوک کا ازالہ کیا۔

خطبات

۷-۶-۵۷ کو کانپور میں خطبہ دیا جس میں سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان کی ۱۴-۶-۵۷ کو کلکتہ میں خطبہ جمعہ میں دعا کی فلاسفی بیان کی۔ ۲۱-۶-۵۷ کو بھی کلکتہ میں خطبہ جمعہ دیا جس میں والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کی تفسیر بیان کی ۲۸-۶-۵۷ کو جمشید پور میں روحانی امراض سے بچنے اور استغفار پر زور دینے کی تلقین کرتے ہوئے خطبہ دیا

متفرق امور

موسیٰ بنی مائنز میں ۳۰-۶-۵۷ کی رات کو مجلس خدام الاحمدیہ۔ مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کا ایک مخلوط اجتماع ہوا۔ جس میں خاکسار نے تربیتی موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ نوجوانوں کو نیک نمونہ اختیار کرنے اور قربانی کا اعلےٰ معیار پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ آپ کے نیک نمونہ اور قربانی سے احمدیت کے پھیلنے میں کافی مدد مل سکتی ہے۔

موسیٰ بنی کے قیام میں کمپنی کے افسران سے ملاقاتیں کیں۔ اور انہیں لٹریچر دیا۔ اکثر افسران خندہ پیشانی سے پیش آئے اور جماعت کے بارہ میں کافی دلچسپی لی۔ اور معلومات حاصل کیں۔ موسیٰ بنی کی جماعت چونکہ ہر سال جلسہ پیشوایانِ مذاہب منعقد کرتی ہے اس لئے بہت سے افسران نے اس جلسہ کی تعریف کی۔ اور جلسہ میں شرکت بھی کی۔

تعلیم وتربیت

مولوی محمد سلیم صاحب بعد نماز مغرب قرآن کریم کا درس کلکتہ میں دیتے رہے مولوی بشیر احمد صاحب بھی دوران قیام کلکتہ بعد نماز فجر درس دیتے رہے ✦

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (تم نیکی کا اصلی مقام اس وقت تک ہرگز نہیں پا سکتے جب تک ان چیزوں کو خرچ نہ کرو جن سے تم محبت رکھتے ہو)

سلسلہ کی مالی ضرورت

اور

احباب جماعت کا فرض

از جناب ناظر صاحب بیت المال ۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ کی تبلیغی۔ تربیتی۔ تعلیمی اور انتظامی اور دیگر ضروریات کی انجام دہی بیت المال کی آمد پر موقوف ہے۔ اور بیت المال کی آمد کا انحصار افراد جماعت کے چندوں پر ہے۔ جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی۔ اور سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات اس امر کی متقاضی ہیں کہ جماعت کا ہر فرد مالی قربانیوں میں حصہ لیکر اپنے ایمان اور اخلاص کا عملی ثبوت دے۔

اس وقت جماعت احمدیہ خاص حالات اور ایک غیر معمولی دور میں سے گذر رہی ہے۔ مشکلات اور تکالیف کا یہ دور ہمیں مسلسل غیر معمولی قربانیوں کی دعوت دے رہا ہے۔ ہمارے اخلاص اور قربانی کا اعلےٰ نمونہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کر کے ہمیں جلد کامیابی اور ترقی کے دروازے تک پہنچا سکتا ہے۔ اور ہماری معمولی سی کوتاہی اور فرائض سے عدم توجہگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بن کر جماعت کی ترقی اور روحانی کامیابی کے دن کو پیچھے ڈال سکتی ہے۔ احباب جماعت پر مالی قربانیوں کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کرنے کے لئے ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے چند ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر، اپنی عزت کو چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے" (رسالہ الوصیت صفحہ ۹)

نیز فرمایا:۔

"ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کیلئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔ . . . .

ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے۔ تا خدا تعالےٰ بھی انہیں مدد دے . . . .

عزیزو! یہ دین کے لئے اور دینی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس کو غنیمت سمجھو۔ یہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے اور اس راہ میں روپیہ لگا دے۔ اور ہر حال میں صدق دکھا دے۔ تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں"۔ (کشتیٔ نوح صفحہ ۶۷)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو۔ مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندے میں حصہ نہیں لوگے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کے سامان کریگا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لیکر گنہگار نہ ہو۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو۔ اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔ جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لیگا میں اس کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما۔ اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملے گا۔ اور پھر میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہوگا . . . . جو لوگ زیادہ حصہ لے سکتے ہیں انہیں میں کہتا ہوں۔ کہ میری حد بندیوں کو نہ دیکھو۔ خدا تعالےٰ کے پاس غیر محدود ثواب ہیں۔ اگر تم زیادہ قربانی کروگے تو زیادہ ثواب کے مستحق ہوگے"

(الفضل، ۱۰ جنوری ۱۹۴۰ء)

پس ضروری ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور صحیح رنگ میں دین کو دنیا پر مقدم کر کے جماعت کے ہر فرد کو مالی فرائض کی ادائیگی میں باقاعدہ بنائیں تا کہ جماعت میں کوئی فرد ایسا نہ رہے جو نادہندہ بقایادار یا بے شرح ہو۔ اور نہ صرف یہ کہ جملہ احباب لازمی چندوں کو باقاعدگی سے ادا کریں۔ بلکہ طوعی تحریکات میں بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر احباب اپنے ایمان اور اخلاص کا اعلےٰ نمونہ پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا کرے اور ان راہوں پر چلائے جو اس کے فضل اور رضا کی راہیں ہیں۔ آمین۔

خاکسار عبد الحمید عاجز

ناظر بیت المال قادیان

ملک بھر میں ہڑتالیوں کے دم خم

وزیر اعظم کی اپیل بھی بے اثر رہی

دہلی۔ ۲۷ جولائی۔ دہلی میں محکمہ ڈاک و تار کے کارکنان کی یونین کے لیڈروں اور مرکزی سرکار کے درمیان سمجھوتہ کی جو بات چیت چل رہی تھی وہ کل وزیر اعظم پنڈت نہرو۔ شری گلزاری لال نندہ اور شری لال بہادر شاستری کی ۷۰ منٹ تک بات چیت کے باوجود سرے نہیں چڑھی۔ یونین کے لیڈروں نے یہ اعلان کیا ہے کہ سمجھوتہ کی بات چیت ناکام رہی ہے لہٰذا وہ ۹ اگست سے عام ہڑتال کرنے کے فیصلہ پر قائم ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل کی میٹنگ میں ڈاک و تار یونین کے لیڈروں سے پھر اپیل کی کہ وہ ایسا ماحول پیدا کریں جس سے وہ ملک کو آگے لے جانے کیلئے حکومت کی پوری مدد کر سکیں۔ آپ نے کہا میری زندگی کے جتنے سال باقی ہیں ان میں میں ملک کو مضبوط بنانے کیلئے حتی المقدور کوشش کرنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا اس کام میں ہر ایک کو میری مدد کرنی چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ گورنمنٹ ملازمین کی ضروریات کو ہر ممکن حد تک پورا کرنے کی کوشش کرے گی۔ آپ نے ملازمین سے یہ بھی اپیل کی کہ وہ ہڑتالیں کرنے کا خیال ترک کر دیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت کے ملازمین کی دس آل انڈیا یونینوں نے ہڑتال کے نوٹس دیدئے ہیں۔ کنفیڈریشن کے مرکزی دفتر کو دوسری یونینوں کے ایسے ہی فیصلوں کا ابھی انتظار ہے۔ جن یونینوں نے اب تک نوٹس دئیے ہیں ان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) ڈاک و تار کے ملازمین کی قومی فیڈریشن

(۲) آل انڈیا انکم ٹیکس نان گزیٹڈ سٹاف

(۳) آل انڈیا نان گزیٹڈ آڈٹ و اکاؤنٹ ایسوسی ایشن

(۴) آل انڈیا میڈیکل سٹورز ایمپلائز فیڈریشن

(۵) آل انڈیا کسٹم ایمپلائز فیڈریشن

(۶) گورنمنٹ آف انڈیا فارمز اسٹورز ایمپلائز ایسوسی ایشن

(۷) گورنمنٹ آف انڈیا سٹیشنری آفس ایمپلائز ایسوسی ایشن۔

(۸) گورنمنٹ آف انڈیا منٹ انگرورز یونین

(۹) سول ایوی ایشن ڈیپارٹمنٹ ایمپلائز یونین

(۱۰) گورنمنٹ آف انڈیا منٹ ایمپلائز یونین

مذکورہ محکموں میں ملازمین کی مجموعی تعداد تقریباً چار لاکھ ہے۔

ریجنل فارمولہ کی بناء پر پنجاب کی تقسیم

پنجابی اور ہندی زون میں شامل علاقوں اور ریجنل کمیٹیوں کا قیام

چنڈیگڑھ - ۲۴ جولائی - آج پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ کی ہندی اور پنجابی بولنے والی دو ریجنوں (علاقوں) کی حد بندی کا اعلان کر دیا - اب دونوں ریجنوں کی الگ الگ ریجنل کمیٹیاں ہونگی - جو متعلقہ ریجنوں سے منتخب شدہ ممبران اسمبلی پر مشتمل ہونگی ریجنل کمیٹیوں کو ۱۴ محکموں کے متعلق اس لحاظ سے پورے پورے اختیارات حاصل ہونگے کہ ان کے فیصلوں کو پنجاب اسمبلی بھی رد نہیں کر سکے گی - پنجابی ریجن کی ریجنل کمیٹی کے ممبران کی کل تعداد ۸۸ ہوگی - اور ہندی زون ریجنل کمیٹی کے ممبران کی تعداد ۶۵ ہوگی چیف منسٹر سردار کیروں جو پنجابی ریجن سے تعلق رکھتے ہیں - ریجنل فارمولہ کے رو سے کسی بھی ریجنل کمیٹی کے ممبر نہیں ہوں گے -

پنجابی ریجن میں حسب ذیل مکمل اضلاع شامل ہوں گے (۱) ہوشیارپور (۲) جالندھر (۳) لدھیانہ (۴) فیروزپور (۵) امرتسر (۶) گورداسپور (۷) پٹیالہ (۸) بھٹنڈہ - (۹) کپورتھلہ - اس کے علاوہ انبالہ کی دو تحصیلیں روپڑ اور کھرڑ - ضلع سنگرور کی دو تحصیلیں سنام اور سنگرور - اور برنالہ کا علاقہ پنجابی ریجن میں شامل ہے

ہندی زون میں حسب ذیل مکمل اضلاع ہونگے (۱) شملہ (۲) کانگڑہ (۳) حصار - (۴) رہتک (۵) گوڑگاؤں (۶) کرنال - (۷) مہندرگڑھ - اس کے علاوہ ضلع انبالہ کی تین تحصیلیں انبالہ جگادھری اور نارائن گڑھ ضلع سنگرور کی دو تحصیلیں جیند اور نروانہ - نیز کوہستان کا علاقہ جو آجکل ضلع پٹیالہ میں شامل ہے ہندی زون میں شامل ہوں گے -

ریجنل فارمولہ کی رو سے پنجاب کے دونوں زونوں میں مندرجہ ذیل محکمے ریجنل کمیٹیوں کے سپرد ہونگے (۱) ڈویلپمنٹ سکیمیں (۲) محکمہ لوکل باڈیز یعنی میونسپل کمیٹیاں ڈسٹرکٹ بورڈ پنچائیتیں - امپروومنٹ ٹرسٹ اور پنچائیتیں - (۳) مقامی ہسپتال ڈسپنسریاں - محکمہ پبلک ہیلتھ (۴) پرائمری اور سیکنڈری تعلیم (۵) محکمہ زراعت (۶) ویلیج اور سمال سکیل انڈسٹریز (۷) محکمہ مویشیاں وٹرنری ہسپتال (۸) کانجی ہاؤس (۹) جنگلی جانوروں و پرندوں کی حفاظت کا محکمہ (۱۰) محکمہ ماہی گیری (۱۱) سرائیں اور مسافر خانے (۱۲) میلے اور منڈیاں اور نمائشیں (۱۳) کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ (۱۴) خیراتی ٹرسٹ - مذہبی ادارے اور دھرم استھان اس کے مخصوص معاملات کے متعلق قانون سازی کا کام ریجنل کمیٹیوں کے سپرد ہوگا - اور ان مخصوص معاملات کے متعلق یہ ریجنل کمیٹیاں صوبائی سرکار کے سامنے تجاویز رکھ سکیں گی - اور عام پالیسی کے معاملات پر قانون مرتب کرنے کی درخواست بھی کر سکیں گی - اور ان ریجنل کمیٹیوں کی سفارشات کو صوبائی سرکار یا اسمبلی عام طور پر قبول کرے گی - البتہ اختلاف رائے کی صورت میں گورنر قطعی فیصلہ کرنے کا مجاز ہوگا - ریجنل فارمولہ کی رُو سے پنجاب میں جو ہندی زون اور پنجابی زون بنایا گیا ہے ان دونوں زونوں کی ریجنل کمیٹیاں متعلقہ زونوں کے ممبران اسمبلی پر مشتمل ہونگی - اور ان زونوں کے وزیر بھی ان کمیٹیوں کے ممبر ہونگے لیکن چیف منسٹر ممبر نہیں بن سکے گا (بحوالہ پرتاپ جالندھر ۲۶ جولائی)

بقیہ لیڈر از صفحہ ۳

اور اس کی مساعی میں الٰہی برکت کیسے پیدا ہو سکتی ہے جو الٰہی جماعت کے لئے مخصوص ہے ؟ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا ؎

اے قوم کے سر آمدہ اے حامیانِ دیں	سوچو کہ کیوں خدا تمہیں دیتا مدد نہیں
تم میں نہ رحم ہے نہ عدالت نہ اتقاء	بس اس سبب سے ساتھ تمہارے نہیں خدا

اسلام کے خدا نے تو دعویٰ فرمایا تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون - کہ ہم نے ہی عزت و شرف بخشنے والے اس پیغام کو نازل کیا ہے - اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے - لوگوں نے سمجھا کہ ہم اپنے طور پر انجمنیں بنا کر، سوسائٹیاں قائم کر کے، اور مدرسے جاری کر کے اس کی حفاظت کر سکتے ہیں - خدا نے کہا اچھا تم زور لگا لو - مگر وہ سب فیل ہو گئے - ان کا ہر قدم تنزل کی طرف اٹھا اور ملتِ اسلامیہ خدمتِ دین کے ایسے اعلیٰ کارِ خیر سے محروم رہ گئی ---!

اس کے برعکس جماعت احمدیہ نے ماموِر وقت کی آواز پر لبیک کہا - ان میں وہ زندہ روحانیت پھونکی گئی - انہوں نے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اشاعت و تبلیغ کا کام شروع کر دیا اور خدا تعالیٰ نے ان کے کام میں غیر معمولی برکت ڈالی - ان کا یہ دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا - اور آج روئے زمین پر کوئی بھی قابلِ ذکر ملک نہیں جہاں جماعت احمدیہ کے مشنری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنے اور اسلام کا امن و سلامتی کا پیغام پہنچانے میں مصروف نہ ہوں

بیشک غیر ملکی مشنریوں کی تعداد کے مقابلہ میں جماعتِ احمدیہ کے مبشرین کی تعداد بہت کم ہے لیکن ہر بڑے درخت کی ابتدائی حالت ایسی ہی ہوا کرتی ہے - (چنانچہ قرآن کریم اور صحفِ سابقہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ ایسے ہی مقدر بیان کی گئی ہے -) لیکن یہ کھلی حقیقت ہے کہ آج انہی مٹھی بھر احمدی مبشرین کے مخلص کام اور ایمانی و فدائی کوششوں کے نتیجہ میں غیر ممالک کے اندر عیسائیت پسپا ہو رہی ہے - براعظم افریقہ میں اس کا واضح نمونہ مل سکتا ہے جہاں عیسائیت اور اسلام میں براہِ راست ٹکر ہے - اور اسلام کی طرف سے جماعتِ احمدیہ ہی کے نمائندے میدان میں سینہ سپر نظر آتے ہیں -

پس اخبارات میں شائع ہونے والی یہ چھوٹی سی خبر سوچنے اور غور کرنے والوں کیلئے بڑی اہمیت رکھتی ہے - جس پر ہر سچے مسلمان کو سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے !!

سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

ماہ جون ۱۹۵۶ء میں تمام سیکرٹریانِ مال جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو بذریعہ مطبوعہ کارڈ توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ اپنی ماہوار رپورٹیں ہر ماہ کی سات تاریخ تک بلاتاخیر نظارت ہذا میں بھجوا دیا کریں - مگر تاکیدی یاددہانی کے باوجود اکثر جماعتوں کے سیکرٹریان نے ماہ جولائی کی رپورٹیں ارسال نہیں کیں -

امید ہے کہ جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال رپورٹ بھجوانے میں باقاعدگی اختیار کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے -

نوٹ:- اگر کسی جماعت کے پاس رپورٹ فارم نہ ہوں تو اطلاع موصول ہونے پر بھجوا دئے جائیں گے - صرف مندرجہ ذیل جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال کی طرف سے ماہ جولائی کی رپورٹ موصول ہوئی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء
۱- مجھرت پور ۲- مرکرہ ۳- جماعت احمدیہ چک انبرچھ ۴- ظہیر آباد - ۵- ہبلی -

ناظر بیت المال قادیان

تتمہ فہرست

اخبار بدر ۱۱ جولائی کی اشاعت میں ۳۰ جون تک سو فیصدی چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں کی فہرست شائع ہوئی ہے جس میں بعض نام غلطی سے رہ گئے ہیں جو درج ذیل ہیں :-

۱- صادقہ خاتون صاحبہ بنت محمد عقیل صاحب شاہجہانپور　　-/۵
۲- مہر جہاں صاحبہ بنت محمد عقیل صاحب شاہجہانپور　　-/۵
۳- شہزادی خاتون صاحبہ والدہ محمد آدم صاحب شاہجہانپور　　-/۵

وکیل المال تحریک جدید

منظوری انتخاب مجلس خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ چوددار (کٹک) کے مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری ۳۰ اپریل ۱۹۵۸ء تک دی جاتی ہے :-

۱- قائد　　مکرم لطیف الرحمٰن صاحب
۲- معتمد　　" فضل الرحمٰن صاحب
۳- ناظم مال　　" شیخ عبد المنان صاحب
۴- سیکرٹری کارگزاری و وقارِ عمل - مکرم شیخ علی صاحب
۵- سیکرٹری تعلیم و تربیت مکرم شمس الحق خان صاحب

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ
مرکزیہ قادیان

منظوری انتخاب جماعت احمدیہ کرونا گاپلی

(نوٹ) فی الحال بقایا داران کی تازہ فہرست مرکز میں نہ پہنچنے کی وجہ سے منظوری چھ ماہ کے لئے مشروط ہے -

۱- صدر　　ایم محی الدین کنجو صاحب
۲- نائب صدر ایم محمد یوسف صاحب بی - اے - بی - ایل
۳- جنرل سیکرٹری - ایم ابو بکر کنجو صاحب
۴- سیکرٹری تبلیغ - ایم عبد الرحمٰن صاحب
۵- سیکرٹری مال - کے پی محمد شمس الدین صاحب
۶- سیکرٹری تعلیم و تربیت - کے علی کنجو صاحب
۷- سیکرٹری ضیافت پی کے کویا کٹی صاحب آشان
۸- امین - ایم محی الدین کنجو صاحب
۹- آڈیٹر - محمد محی الدین کنجو صاحب

پتہ :- معرفت احمدیہ مسلم مشن کرونا گاپلی - کیرالا Karunagapally

اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے -

ناظر اعلیٰ قادیان

درخواست ہائے دعا :-
۱- مکرم سید صمصام الدین احمد صاحب مبلغ رانچی بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں - ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان
۲- میرا لڑکا ناصر احمد ملازم فوج تین ماہ کے کورس کے لئے بھجوایا گیا ہے اس کی کامیابی کے لئے - میرا لڑکا بشیر احمد دہلی میں فوج میں ہے اس کی صحت و سلامتی کے لئے - نیز میری صحت خراب رہتی ہے صحتیابی کیلئے دعا فرمائی جائے - خاکسار راجہ غلام محمد خان صدر جماعت چک انبرچھ

خبریں

بمبئی - ۲۰ر جولائی - اگرڈاک و تار کے ملازمین اور دوسرے سرکاری محکموں کے ملازمین نے ہڑتال کی تو ملک کو اس قدر نقصان پہنچ جائیگا کہ وہ آئندہ پانچ سال میں بھی پورا نہیں کیا جا سکے گا - یہ بیان کل مرکزی وزیر آبپاشی مسٹر ایس کے پاٹل نے کیا - ایک ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دس روپیہ فی ملازم اضافہ سے ملک کو دو سو کروڑ روپیہ کا اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑیگا -

رانچی - ۲۷ر جولائی - مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات نے آج آل انڈیا ریڈیو کے رانچی اسٹیشن کا افتتاح کیا - یہ آل انڈیا ریڈیو کا ۲۸ واں اسٹیشن ہے -

جے پور ۲۷ر جولائی - آج یہاں طلباء کی فیس میں اضافہ کے خلاف ایک زبردست مظاہرہ کیا گیا - اس سے قبل طلباء نے ایک جلوس نکالا اور شہر کی مختلف سڑکوں کا گشت کیا - اور فیس میں اضافہ کے خلاف نعرے لگائے - بعد میں طلباء یونیورسٹی کی عمارت پر جمع ہوئے اور پولیس کا حلقہ توڑ کر احاطہ میں داخل ہو گئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے پولیس پر پتھر بھی پھینکے پولیس کے روکنے کے باوجود سرکاری اعلان کے مطابق طلباء یونیورسٹی میں داخلہ پر اصرار کرتے رہے بالآخر سرکاری کمیونک کے مطابق حالات پر قابو پانے کیلئے پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا - جس سے ۱۵ طلباء زخمی ہو گئے - کہا جاتا ہے کہ سنگباری سے پولیس کے ۲۷ سپاہی گھائل ہوئے -

واشنگٹن - ۲۰ر جولائی - ڈاکٹر والٹر ودلین ڈائریکٹر امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کیمیکل لیبارٹریز نے کل امریکی کانگریس کی ایک کمیٹی میں کہا کہ سگریٹ کے خطرناک جراثیم سے بچنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ قبل اس کے کہ وہ نصف ختم ہو اسے پھینک دیا جائے انہوں نے کہا کہ خود سگریٹ کا تمباکو ایک فلٹر کی حیثیت سے کام کرتا ہے - اور خطرناک جراثیم کو روکتا ہے - لیکن آخر میں یہ سب جراثیم جمع ہو جاتے ہیں اور آخری کش کے وقت حملہ آور ہوتے ہیں -

پیرس ۲۷ر جولائی - نہر سویز کمپنی نے کل فرانس اور امریکہ کی ایک ایک کمپنی کے ساتھ ایک سمجھوتہ پر دستخط کر دئے - جس کے تحت رود بارِ انگلستان کے نیچے ایک سرنگ تعمیر کی جائے گی جو فرانس اور انگلستان کو ملا دے گی - اس سرنگ میں موٹروں کے لئے سڑک اور ریل کا راستہ تعمیر کیا جائیگا - اور بجلی کے تار اور تیل کی پائپ لائن بچھائی جائے گی - اس سلسلہ میں برطانیہ فرانس اور امریکہ کے ماہرین ایک سکیم کی تفصیلات تیار کریں گے -

نیویارک - ۲۸ر جولائی - حکومت آسٹریلیا نے کل اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ نہر سویز کی صفائی کے اخراجات کی تفصیلات بتائی جائیں - یاد رہے کہ آسٹریلیا نے نہر سویز کی صفائی کے لئے ۳۵۰۰۰۰ پونڈ دئے تھے - اندازہ ہے کہ نہر سویز کی صفائی پر ایک کروڑ ڈالر صرف ہوئے -

ٹوکیو ۲۸ر جولائی - جاپان کے جزیرہ کمبو شہر میں اس وقت جاپان کی تاریخ کا سب سے تباہ کن اور خوفناک سیلاب آیا ہوا ہے جہاں کہ سینکڑوں جانیں ضائع ہو چکی ہیں جو لوگ زندہ بچے ہیں ان سے بات چیت کرنے کے بعد جاپان کابینہ کے ارکان ہوائی جہاز کے ذریعہ جزیرہ کی صورتِ حال کا جائزہ لیں گے - اس علاقہ میں مسلسل بارش ہوئی ہے اور محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ ایک اور سیلاب متوقع ہے - چنانچہ اس سلسلہ میں مختلف اضلاع کے لوگوں کو وارننگ دے دی گئی ہے - ٹوکیو ہوائی اڈہ سے پرواز کر کے ہیلی کوپٹروں نے پانچ سو افراد کو بچا لیا - اساہاوا کو مکمل طور پر خالی کرانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں - جہاں ایک وقت ۲۰۵ ہزار افراد خوشحالی کی زندگی بسر کرتے تھے لیکن اب وہاں پر کیچڑ اور ملبہ کے سوا کچھ اور نہیں رہ گیا ہے -

لکھنؤ - ۲۸ر جولائی - مسٹر بی بی کالر (کانگریس) نے کل یو پی کی قانون ساز کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ فیشن ایبل خواتین پر ٹیکس لگایا جائے - وہ بجٹ پر عام بحث میں بول رہے تھے انہوں نے کہا کہ حضرت گنج میں بہت سی فیشن ایبل عورتیں گھومتی دیکھی جاتی ہیں - یہ ہندوستان کی ثقافتی روایات کے خلاف ہے اور ٹیکس نافذ کر کے اس قسم کی حرکتوں کو روکنا چاہئے -

لنڈن - ۲۸ر جولائی - کل یہاں جہانگیر ہیرا جو ایک یونانی جہازراں کی ملکیت ہے ۱۴۰۰۱۰ پونڈ میں فروخت کر دیا گیا - اس ہیرے کو مسٹر سی پٹیل نے خریدا - جہانگیر شہنشاہ کے بعد سے تمام مغل سلاطین اس ہیرے کو اپنی پگڑی پر پہنتے تھے - ۱۹۵۴ء میں یہ ہیرا ہندوستان سے برآمد کیا گیا تھا - اور مہاراجہ بردوان کے قبضہ میں تھا - اس ہیرے کے ایک طرف جہانگیر اور شاہجہان کا نام لکھا ہے - کہا جاتا ہے کہ تختِ طاؤس میں جو دو مور بنے ہوئے تھے یہ ہیرا ان میں سے ایک مور کی چونچ میں لٹکا رہتا تھا -

لاہور - ۲۹ر جولائی - دریائے راوی میں طغیانی آنے سے لاہور کے نواح میں ۵۷ دیہات زیر آب ہو گئے ہیں - لاہور کو لائلپور اور شیخوپورہ سے ملانے والی سڑک پر تین تین فٹ پانی اکٹھا ہو گیا ہے اور ٹریفک معطل ہو گیا ہے -

قاہرہ ۲۹ر جولائی - اعلان کیا گیا ہے کہ مصر کی مسلح افواج کے کمانڈر انچیف جنرل عبدالحکیم عمر مارشل ژکوف کی دعوت پر عنقریب ماسکو جائیں گے - جنرل عبدالحکیم نے دعوت منظور کر لی ہے مگر روانگی کی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی

قاہرہ - ۲۹ر جولائی - مصری گورنمنٹ کے ایک پراسیکیوٹر نے حکومتِ مصر کا تختہ الٹنے اور صدر ناصر کو قتل کرنے کی سازش کے الزام میں ۱۴ مصریوں کو سزائے موت دئے جانے کا مطالبہ کیا ہے - ان ملزموں میں ۵ فوجی افسر بھی شامل ہیں - ملزموں میں سابق وزیر خارجہ اور سابق وزیر داخلہ بھی شامل ہیں -

پٹھانکوٹ - ۳۰ر جولائی - ایس - ڈی او پٹھانکوٹ نے سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کر کے بتایا کہ ۲۳۳ گاؤں سیلاب کی زد میں آ چکے ہیں -

میکسیکو ۲۹ر جولائی - میکسیکو کی تاریخ میں کل یہاں بشدید ترین زلزلہ آیا - جس میں ایک سو اشخاص ہلاک ہو گئے - اور درجنوں مجروح ہوئے -

بیروت - ۲۹ر جولائی - قاہرہ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ حکومتِ مصر نے نئی جمہوریہ ٹیونس کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا ہے -